ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ ۸۵

اسرار العارفین

ترجمہ اردو

دلیل العارفین

باہتمام نیازمند حاجی محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع گردید

عمدہ اور سستی کتابیں ملنے کا پتہ: حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی لآ الٰہ الا ھو والصلوٰۃ علی محمد ن الذی عبدہ و رسولہ وعلی آلہ اصحابہ الذین فازوا باتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مقام الا ھو وعلی اولیائہ وعلماء اُمتہ الذین صعد واعلی معارج العرفان باعتضاد کلمۃ لآ الٰہ الا ھو اما بعد واضح ہو کہ افضل مآرب دُنیوی و مطالب اُخروی کا ذکر اللہ ہے اور اصلی منشاء پیدایش کائنات کا اللہ کی عبادت اور اللہ کی یاد چنانچہ اللہ پاک نے اپنے کلام مجید مین ارشاد فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ یعنی ہم نے جن وانس کو محض اپنی عبادت کے واسطے پیدا کیا ہے اور عبادت اُسکو کہتے ہین کہ بندہ اپنی بندگی اور غلامی کے اقرار کے ساتھ اللہ کی پاکی اور توصیف بیان کرے اور اُسکی مالکی کی یاد ہمیشہ اپنے دل مین رکھے سُو اس عبادت مین کچھ جن و انسان کی خصوصیت نہین بلکہ ان دونون جن وانسان کی ضرورتون کے باعث تمام جہان مین جو کچھ پیدا کیا گیا ہے وہ سب ہر آن اُسکی پاکی بیان کرنے والے اور تسبیح خوان ہین چنانچہ فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ یعنی کوئی چیز دنیا جہان مین ایسی نہین ہے جو خدا کی تسبیح یعنی پاکی نہ بیان کرتی ہو مگر ہر کوئی اُن کی تسبیح کو نہین سمجھ سکتا ہے ۵

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار	ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

پس کوئی کام یا کوئی چیز اللہ کی یاد سے یا اُس چیز سے جو اللہ کی یاد کے لئے معین و مددگار ہے

اچھی اور بڑھکر نہین کیونکہ یہ وہ شغل ہے کہ جسکے واسطے ہر شے پیدا کی گئی ہے۔ اسی لیے حدیث شریف مین آیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الدُّنیا مَلْعُوْنٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ وَالْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ یعنی دنیا کی زرق برق اور واہی تباہی حالات پر اللہ کی پھٹکار ہے سوائے اللہ کی یاد کے اور اُس چیز کے کہ اللہ کی یاد مین مددگار ہے اور سوائے اُسکے جو اس رمز کا دانا ہے یا سیکھنے والا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ کی یاد تو ہر حال مین عمدہ اور روح کو فرحت دینے والی چیز ہے اس سر سے واقف ہونا اور واقفیت حاصل کرنا بھی اللہ کی پھٹکار سے باعث نجات اور موجب تقرب رب العزت ہے کیونکہ واقف کاری یعنی علم ذکر اللہ کا ایک نور اور صفت اللہ کی ہے اور اللہ کا نور اور اُسکی صفت محمودہ اور ذات احدیت کا پرتو ہے تو جو شخص پرتو ذات احدیت سے مشرف ہوگیا وہ کیونکر ملعون یا حضرت عظمت سے دور ہو سکتا ہے چونکہ علم اسرار ذکر اللہ کا باعث نجات و تقرب ہے تو اُس کا سیکھنا بھی ہر شخص پر فرض عین ہے چنانچہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین اسی طرف اشارہ ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے اس حدیث مین جس علم کی بابت فرضیت کی نسبت ہے وہ علم مراد ہے جو مقرب بارگاہ صمدیت ہے جس کے لب لباب کا تصوف نام رکھا گیا ہے اور جسکے مجموعے کو علم شرع و تقوی کہتے ہین کیونکہ فرضیت سے مراد یہ ہے کہ اُسکے ترک سے گناہ لازم آئے تو سوائے اس علم کے اور کوئی علم نہین جسکے نہ حاصل کرنے مین عصیان لازم آتا ہو اسلئے کہ یہ علم ایسا ہے کہ اگر نہ حاصل کیا جاوے تو اللہ کی یاد اور اللہ کی عبادت مین فتور واقع ہو جو اصلی منشا پیدایش عالم کا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آدمی اس علم کے حاصل کیے بغیر کمال ذاتی یعنی تقرب الی اللہ کو نہین پہونچ سکتا۔ اگرچہ تعلیم و تعلم اس علم کے بہت سے عنوان ہین الا ملاحظہ کرنا ملفوظات متقدمین و متاخرین صوفیہ کا میلان و شوق علم ہذا مین اثر تمام رکھتا ہی خاصکر ملفوظات اُن صوفیہ کے جو پہلے طبقے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے طبقے مین گذرے ہین منجملہ اُن ملفوظات کے ملفوظات حضرت خواجہ معین الملۃ والدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ

کے ہین کہ جن کو حضرت قطب الاقطاب بختیار کاکی اوشی قدس سرہ نے ایک کتاب ہین
چار قسمون پر تقسیم کرکے تحریر فرمایا ہی اور اُسکا نام دلیل العارفین رکھا ہے حقیقت مین یہ ملفوظات
ایسے ہین کہ جن کے ملاحظہ کرنے سے یقیناً اُن بزرگون کا پرتو پڑتا ہے اور صفات رذیلہ
دُور ہوجاتے ہین اور صفات حمیدہ ہر طرف سے حاوی ہوجاتے ہین لیکن اُن ملفوظات سے
ہر خاص و عام کا مستفیض ہونا ازبس دشوار ہے کیونکہ وہ ملفوظات زبان فارسی ادق مین
ہین۔ لہذا فقیر بے بضاعت راجی بفضل خدا محمد ن المدعو بہ فضل اللہ بن مولانا الحاج مولوی
محمد عبداللہ صاحب صدیقی حنفی لکھنوی نے واسطے افادۂ عوام کے اُردو سلیس مین ترجمہ
کرنے کا ارادہ کیا جب اس ارادہ سے جناب والا خطاب برگزیدہ بارگاہ ستار و غفار
جناب حافظ عبدالستار خان صاحب واقف ہوے تو اُنھون نے بہت کچھ اصرار کیا اگرچہ
یہ کام اس فقیر کی بے بضاعتی کی نسبت بہت بڑھ کر ہے الا معتصماً بحبل اللہ برادران دینی
کی خدمت گذاری کے خیال سے اس بار عظیم کو اپنے سر دھرا۔ چونکہ یہ ملفوظات اسرار معرفت
اور احوال عارفین سے مملو ہین لہذا اس کا نام اسرار العارفین رکھا گیا اللہ تعالی
اس کتاب کے پڑھنے والے کو دولت اسرار معرفت سے مالا مال کرے آمین امید
ناظرین با تمکین سے یہ ہے کہ اگر اسمین کچھ غلطی ہو تو دامن عفو سے چھپائین اور دعاے
خیر سے فقیر سراپا تقصیر کو نہ بھول جائین۔ وما انا اشرع فی المقصود متوکلاً علے
مفیض الخیر والجود۔

قال الشیخ الاجل قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس اللہ سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ چند کلمات جان کے فرحت دینے والے حضرت ملک المشائخ سلطان السالکین منہاج المتقین قطب الاولیا شمس الفقرا ختم المہتدین خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہٗ سے سُنے ہوئے اس مجموعہ مین جمع کیے گئے ہین گویا یہ مجموعہ علوم ربّانی کا ایک صحیفہ ہے اور فقر کی ایک خوشبو ہے۔ اور یہ کتاب دلیل العارفین چار قسمون پر باتفصیل منقسم ہے پہلی قسم فقر و ثواب کے بیان ہین۔ دوسری قسم مکتوبات اور تسبیحات کے بیان مین تیسری قسم اوراد وغیرہ کے بیان ہین۔ چوتھی قسم سلوک اور اسکے فائدون کے بیان ہین۔ اور یہ مجموعہ بتوفیق الٰہی پانچوین رجب المرجب ۶۱۴؁ھ ہجری کو تمام ہوا الحمد للہ علیٰ ذٰلک

پہلی قسم

مجلس اوّل پنجشنبہ کے روز یہ فقیر نحیف ضعیف آستان بوس بارگاہ حضرت ملک المشائخ سلطان السالکین قطب الدین بختیار اوشی اُس شاہ فلک دستگاہ کی قدمبوسی کرنے کیلئے بغداد مین امام ابو اللیث سمرقندی کی مسجد مین حاضر ہوا اور اُسیوقت شرف بیعت سے مشرف ہوا حضرت خواجہ ناصر اصفیا نے اس ضعیف کو چوپلی ٹوپی مرحمت فرمائی۔ اس روز شیخ شہاب الدین محمد سہروردی اور شیخ داؤد کرمانی اور شیخ برہان الدین محمد چشتی اور شیخ تاج الدین محمد صفاہانی وغیرہ بھی مجلس ہین حاضر تھے۔ نماز کے بارہ مین گفتگو ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ آدمی منزلگاہ عزت سے قریب نہین ہوسکتا مگر نماز مین کیونکہ نماز مومن کی معراج ہے جیساکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ (یعنی نماز مومن کی معراج ہے) پس نماز ہی سے تمام مقامون مین نور حاصل ہوتا ہے اور نماز ہی حق اول یعنی خدا سے ملا دیتی ہے۔ پھر فرمایا کہ نماز ایک راز ہے کہ بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے اور راز کہنے مین وہی شخص نزدیکی پاتا ہے جو کہنے کے لائق ہے اور راز نہین کہا جاسکتا مگر نماز مین یہی مضمون حدیث مین آیا ہے کہ اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ یعنی نماز پڑھنے والا اپنے رب سے راز کہتا ہے بعد اسکے اس دعاگو کی طرف رخ کرکے فرمایا کہ جب مین شیخ الاسلام سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان

ہارونی نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت مین حاضر ہوا اور ارادہ بیعت مین قبول کیا گیا تو آٹھ برس تک انکی
خدمت کرنے مین ایک دم اپنی نفس کو آرام نہین دیا نہ دن کو دن جانا نہ رات کو رات جہان کہین
خواجہ سفر کا ارادہ کرتے دعاگو بھی ہمراہ ہوتا اور بستر خواب و توشۂ راہ حضرت خواجہ کا اپنے سر اٹھائے
چلتا جب پیر نے اس فقیر کی ایسی خدمت دیکھی مجکو وہ نعمت عطا فرمائی کہ جسکی کوئی حد و انتہا نہین پھر فرمایا
کہ جس کسی نے جو کچھ پایا خدمت سے پایا۔ تو مرید کو چاہیے کہ ذرہ بھر فرمان پیر سے تجاوز نکرے اور
جو کچھ پیر اسکو نماز و تسبیح و اوراد وغیرہ تعلیم فرمائے اسپر کان دھرے اور پورا پورا اس فرمان پر عمل کرے
تب مقام تک پہونچ سکیگا کیونکہ پیر گویا مرید کا مشاطہ ہے اسلئے کہ پیر مرید کو جو کچھ ترغیب کریگا مرید کے
حال کی کمالیت کیلئے کریگا اسکے بعد فرمایا کہ بھائی شیخ شہاب الدین محمد سہروردی کا بھی یہی معاملہ گذرا
دس برس تک برابر اپنے پیر کا توشہ سر پر رکھے ہوے حج کے سفر مین ہمراہ چلتے اور پھر واپس آتے
اُس وقت وہ نعمت پائی کہ جسکی نہ انتہا نظر آتی ہے نہ کسی کی سمجھ مین اُس نعمت کی مقدار آسکتی ہے
بعد اسکے فرمایا کہ خواجہ ابو اللیث سمرقندی کہ فقہ مین امام وقت تھے تنبیہ مین لکھتے ہین کہ ہر روز آسمان سے
دو فرشتے نیچے اترتے ہین ایک کعبہ کی چھت پر کھڑا ہو کر باواز بلند یہ ندا کرتا ہے کہ اے آدمیو اور پریو سنو
اور معلوم کرو کہ جو شخص خدائے عزوجل کا فرض نہین ادا کرتا ہے خدا کی پناہ و حمایت سے باہر نکل جاتا ہے
اور دوسرا فرشتہ حظیرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھت پر کھڑا ہو کر یہ ندا کرتا ہے کہ اے آدمیو سنو اور
معلوم کرو کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتین نہ ادا کرے اور انسے تجاوز کرے وہ شفاعت
رسول اللہ سے محروم رہیگا۔ پھر فرمایا کہ مین ایک روز مسجد کیری مین اولیائے کرام بغداد کے پاس
حاضر تھا۔ وضو کرتے وقت انگلیون مین خلال کرنے کا بیان ہو رہا تھا فرمایا کہ یہ ایک سنت ہے کیونکہ حدیث
مین آیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ترغیب دی ہین نے صحابہ کو انگلیون مین خلال کرنیکی
کہ جو شخص آبدست کے بعد انگلیون مین خلال کرتا ہے حق تعالیٰ اسکی انگلیون کو شفاعت سے محروم نکریگا
اور فرمایا کہ ایک وقت ہم اور خواجہ اجل شیرازی بیٹھے تھے نماز مغرب کا وقت تھا خواجہ تازہ وضو
کرتے تھے انگلیون مین خلال کرنا ان سے سہواً فراموش ہو گیا ہاتف غیبی نے آواز دی اور ان کے
کان مین کہا کہ اے اجل ہمارے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دوستی کا دعوی کرتے ہو اور اسکی امت
سے کہلاتے ہو اسکی سنت کو تم نے ترک کیا اسکے بعد خواجہ اجلؒ نے قسم کھائی کہ جسدن سے

مین نے ندامتی موت کے وقت تک کوئی سنّت رسول اللہ صلے اللہ وسلم کی سنّتوں سے متروک نہوئی۔ پھر فرمایا کہ مین نے ایک وقت خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ کو از حد متردد دیکھا اور پوچھا کہ کیا حال ہے۔ فرمایا کہ جس روز سے انگلیون کا خلال مجھ سے فوت ہوا ہے مجکو حیرت ہی کہ کل کے روز قیامت مین یہ منھ خواجہ کائنات کو کیونکر دکھاؤن گا پھر فرمایا کہ کتاب صلوٰۃ مسعودی مین بطریق ترغیب بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے لکھا ہی کہ ہر عضو کو تین بار دھونا سُنّت ہی جیسا کہ حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تین بار دھونا ہر عضو کا میری سنّت ہے اور سنّت اگلے پیغمبرن کی جو مجھ سے پہلے گذرے سو فرمایا اس تعداد سے زیادہ کرنا ستم ہی اسکے بعد اسی موقع پر فرمایا کہ خواجہ فضیل بن عیاض وضو کے وقت دوبار ہاتھ دھونا بھول گئے اور نماز ادا کی اُسی رات حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا حضرت نے فرمایا کہ اے فضیل بن عیاض تعجب کی بات ہی کہ وضو مین تجھ سے نقصان واقع ہو۔ خواجہ مارے ہیبت کے نیند سے جاگ پڑے اور از سرنو تازہ وضو کیا اور اس جرم کے کفارے مین پانچسو رکعت نماز ایک برس تک اپنے اوپر واجب کین۔ اس جگہ فرمایا کہ ایک گروہ عارفون کے صاحب فضل ہین اور وہ دوست حقیقی کی صحبت مین ہمیشہ مستغرق رہتے ہین اپنے بیان حال مین لکھتے ہین کہ جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے تو فرشتون کو حکم ہوتا ہے کہ اُسکے سرہانے کھڑے رہین جب تک وہ بیدار نہو سو فرشتے کھڑے رہتے ہین اور اُس کے لئے یہ دعا کرتے ہین کہ الٰہی تو اُس اپنے بندے کو بخش دے کہ یہ نیکی اور طہارت کے ساتھ سُویا ہے پھر فرمایا کہ عارفون کے بارہ مین آیا ہے کہ جو آدمی باطہارت سوتا ہے اُسکی روح کو اوپر لیجاتے ہین عرش کے نیچے وہان حکم ہوتا ہے کہ اسکو نیا اور عمدہ خلعت پہناؤ تب وہ سجدۂ شکر بجالاتی ہے حکم ہوتا ہے کہ اب اسکو لیجاؤ کہ یہ بندہ نیک ہے کہ باطہارت سویا تھا۔ اور جو شخص کہ بے طہارت سُوتا ہے اُسکی روح کو پہلے ہی آسمان سے لَوٹا دیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ اس لائق نہین کہ اسکی روح کو اوپر لیجاوین کیونکہ یہ خدا کو سجدہ نہین کرتا۔ نیز ارشاد فرمایا کہ فقیہ لکھتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلْیَمِیْنُ لِلْوَجْہِ وَالْیَسَارُ لِلْمَقْعَدِ یعنی داہنا ہاتھ آدمیون کا کھانا کھانے اور منھ دھونے کے لئے ہے اور بایان

ہاتھ استنجا پاک کرنے کے واسطے۔ پھر اسمین گفتگو ہوئی کہ جب آدمی مسجد مین داخل ہو تو سنّت یہ ہے کہ پہلے داہنا پائون مسجد مین رکھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے اور جب مسجد کے باہر جاوے پہلے بایان پائون نکالے پھر فرمایا کہ ایک وقت خواجہ سفیان ثوریؒ مسجد مین آئے اور سہواً پہلے بایان پائون مسجد مین رکھا آواز آئی کہ ثور (یعنی بیل) خدا کے گھر مین ایسے بے ادب آتے ہین جیسا کہ تو آیا اُسی روز سے خواجہ مذکور کا لقب ثوری ہو گیا۔ پھر عارفون کے احوال مین گفتگو ہونے لگی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ عارف اُسکو کہتے ہین کہ عالم غیب سے ہر روز سو ہزار تجلیان اُسپر نازل ہون اور ایک زمانہ مین چند ہزار تجلیان اور حال اسمین دمبدم پیدا ہون۔ نیز فرمایا کہ عارف اُسکو کہتے ہین کہ تمام عالم کے احوال جانتا ہو اور اپنی عقل سے سو ہزار رموز بیان کرے اور تمام دقائق محبت کا جواب دے سکے اور ہر وقت دریاے معنی مین تیرتا پھرے تاکہ اسرار و انوار الٰہی کا موتی اُسمین سے نکال لائے جو بصر و پرکھنے والے جوہریون کے روبرو پیش کرے وہ اُسکو دیکھین اور پسند کرین اور جان لین کہ یہ نکالنے والا عارف ہے۔ اور فرمایا کہ عارف کو ہر وقت ولولہ عشق کا ہوتا ہے اور ہمیشہ خدا کی قدرت آفرینش مین متحیر رہتا ہے اگر کھڑا ہے تو وہم دوست کا ہے اگر بیٹھا ہے تو ذکر دوست کا ہے اور اگر سوتا ہے تو گویا خیال دوست مین متحیر ہے اگر جاگتا ہے تو دوست کے حجاب عظمت کے آس پاس گھوم رہا ہے اور اہل عشق صبح کی نماز ادا کر کے جب تک آفتاب نہ نکلے اُسی جگہ جاے نماز پر ٹھہرے رہتے ہین اس سے مقصد انکا یہ ہوتا ہے کہ دوست کی نظر مین یہ نماز مقبول ہو اور انوار تجلی دمبدم اُسپر نازل ہون نیز جو شخص صبح کی فرض نماز کے بعد جاے نماز پر ٹھہرا رہتا ہے تو ایک فرشتے کو حکم ہوتا ہے کہ وہ اگر اُس نمازی کے برابر کھڑا رہتا ہے اور جب تک وہ نمازی بیٹھا رہتا ہے وہ فرشتہ اُسکے لیے خدا سے بخشش مانگتا رہتا ہے۔ نیز فرمایا کہ خواجہ جنید بغدادیؒ اپنے عمدہ اسرار الٰہیہ مین لکھتے ہین۔ کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابلیس کو غمگین پایا پوچھا کہ تیرے غم و رنج کا کیا باعث ہے جو ایسا غم سے گھلا جاتا ہے اُسنے جواب دیا کہ آپ کی اُمت کے چار علمون سے میرا یہ

حال ہے ایک تو مؤذن سے کہ اذان کہنے نماز کے لئے بلاتا ہے کیونکہ جب وہ اذان
کہتا ہے جو سنتا ہے اسکے جواب مین مشغول ہوتا ہے اور اذان کہنے والا اور سننے والے
بخشدیے جاتے ہین۔ دوسرے غازیون کے گھوڑے ہین کہ جب غازی لوگ تکبیر
کہتے ہین اور یہ غازی مرد میدان جنگ مین کود کر آتے ہین تو حکم ہوتا ہے کہ ہمنے انکو اور
انکے سوارون کو بخشدیا تیسرے کسب حلال فقیرون کا سو جو کچھ اُن کو کسب حلال سے نصیب
ہوتا ہے اور وہ اسپر قناعت کرتے ہین خدا تعالیٰ اُس کسب حلال کی برکت سے اُن لوگون کو
بخشدیتا ہے چوتھے وہ کہ جو شخص نماز صبح پڑھ کے بیٹھا رہتا ہے جبتک کہ آفتاب نکلے پھر نماز اشراق
پڑھتا ہے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس روز کہ مین ملکوت مین تھا نزدیک کے صحیفون مین
لکھا ہوا دیکھا تھا مین نے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کے آفتاب کے نکلنے تک اُسی جگہ جاے نماز پر
بیٹھا ہوا اللہ کے ذکر مین مشغول رہے اور آفتاب کے نکلنے پر اشراق پڑھ کے اُٹھے حق تعالےٰ
اُسکے رشتہ دارون مین سے ستر ہزار آدمی مع اُسکے بخشدیگا اور دوزخ کی آگ سے نجات
دیگا۔ اور فرمایا کہ امام المتقین ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ کی کتاب فقہ اکبر مین مین نے لکھا دیکھا ہے
کہ ایک وقت ایک نباش یعنی کفن چور چالیس برس تک کفن چراتا رہا۔ جب وہ مرا تو خواب مین
لوگون نے اُسکو بہشت مین دیکھا کہ ٹہل رہا ہے تمام لوگ متحیر ہوئے اور اُس سے سوال کیا کہ تو تو
کفن چرایا کرتا تھا تو نے ایسا نیک کام کیا کیا تھا جسکے سبب سے تو نے یہ سعادت پائی جواب دیا کہ مجھ مین
صرف یہ ایک بات تھی کہ جب مین صبح کی نماز پڑھ چکتا تھا تو جاے نماز پر بیٹھا رہتا تھا جب
آفتاب نکلتا تو اشراق کی نماز پڑھ کے جاے نماز پر سے اُٹھتا اور اپنے کفن چرانے کے کام مین
مشغول ہوتا حق تعالیٰ نے کہ نکتہ نواز اور بڑا بخشنے والا ہے اس کام کی برکت سے مجکو بخشدیا اور
اسدرجہ کو پہونچایا اور جتنے میرے بدکام تھے سب اپنے کرم سے مٹا دیے اور فرمایا کہ عارف کو
جب کسی چیز کے غور مین حال پیدا ہوتا ہے اگر اُسوقت چند ہزار فرشتے کہ ہر ایک عجیب عجیب
شکل کے ہون اُسکے آگے پیش کیے جاوین تو وہ شخص اپنے حال سے کبھی اُنکی طرف ہرگز نہین
دیکھتا بلکہ اُسی غور مین رہتا ہے۔ ایک نشان عارفون کا یہ بھی ہے کہ عارف ہر وقت مسکراتا
رہتا ہے اُسکا مسکرانا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ عالم ملکوت مین مقربان بارگاہ احدیت کی حیات

ابدی اور مدارج جب دیکھتا ہے تو جو اُن سے ظاہر ہوتا ہے اُس سے اُسکو ہنسی آتی ہے نیز کہ عارفون مین ایک حال ہوتا ہے کہ جسوقت وہ حال اُنہین پیدا ہوتا ہے ایک قدم مین عرش سے گذر کر حجاب عظمت تک ہوتا ہے اور اس جگہ سے حجاب کبریا تک پہونچتا ہے اسکے دوسرے قدم مین مقام تک پہونچ جاتے ہین۔ اس جگہ خواجہ آنسو بھر لائے اور رونے لگے کہ کمتر درجہ عارفون کا یہ ہے اور جو درجہ کاملون کا ہے اُسکو تو خدا ہی جانتا ہے کہ کہان تک ہے اور وہ کہا تک پہونچتے ہین اور کب پھر آتے ہین اسواسطے کہ حقیقت اُسکی معلوم نہین ہوئی کہ وہ کامل عارف وہان کس جگہ جاتے ہین اور کب واپس آتے ہین۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلسِ دوم دوسرے پنجشنبہ کو دولت پابوس میسر ہوئی مولانا بہاءالدین بخاری و مولانا شہاب الدین محمد بغدادی بھی خدمت مین حاضر تھے جنابت (یعنی ناپاکی) کے بارہ مین گفتگو ہو رہی تھی آپ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ جنابت آدمی کے بدن پر ہر بال کے نیچے ہوتی ہے۔ تو مرد کو چاہیے کہ ہر بال کی جڑ مین پانی پہونچاوے اور کل بدن اور بالون کو تر کرے کیونکہ اگر ایک بال بھی سوکھا رہ جاوے گا اور نہ تر ہوگا تو قیامت مین بدن اُس سے جھگڑا کریگا نیز فرمایا کہ مین نے فتاوٰے ظہیریہ مین لکھا دیکھا ہے کہ آدمی کا مُنہ پاک ہے اور جو شخص پلید ہو جسمین وہ پانی پیے وہ برتن ناپاک نہین ہوتا۔ اگرچہ کوئی شخص بے طہارت ہو یا پلید ہو یا حیض والی عورت ہو اب خواہ اُسمین مومن ہو یا کافر منہ اُسکا پاک ہے۔ نیز فرمایا کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ایک صحابی سروقد کھڑے ہوے اور سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص پلید ہو اور گرمی مین اُسکو پسینہ آوے اور کپڑے اُسکے تر ہو جائین تو وہ کپڑے ناپاک ہو جائین گے یا نہین۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناپاک نہ ہونگے اور تھوک بھی آدمیون کا پاک ہے اگر کپڑے پر پڑ جائے تو اُسکو ناپاک نہ کرے گا۔ نیز فرمایا کہ مین نے خواجہ عثمان ہارونی رح سے سُنا ہے کہ جب آدم علیہ السلام بہشت سے دنیا مین آئے اور حضرت حوّا علیہا السلام کے ساتھ صحبت کا اتفاق ہوا تو مہتر جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اے آدم علیہ السلام اُٹھیے غسل فرمائیے۔ مہتر آدم علیہ السلام نے غسل کیا تو اُنکو ایک طرح کی خوشی اور فرحت حاصل ہوئی فرمایا اے بھائی جبرئیل اس غسل کرنے مین کچھ خوشخبری اور ثواب بھی ہے کہا کہ اے آدم علیہ السلام

موافق تعداد ہر بال کے کہ تمہارے بدن پر ہین ایک سال کی عبادت کا ثواب تم کو حاصل ہوگا
اور جو قطرہ کہ تمہارے بدن پر پڑا اُس سے خدا تعالی ہر ہر قطرہ سے فرشتہ پیدا کرتا ہے اور وہ فرشتہ
قیامت تک خدا کی عبادت کریگا اس عبادت کا ثواب تمکو عطا ہوگا اسکے بعد حضرت آدم علیہ السلام
نے کہا کہ اے بھائی جبرئیلؑ اس غسل کا ثواب خاص میرے لئے ہے یا میری اولاد کو بھی ملے گا
مہتر جبرئیلؑ نے کہا کہ اے آدمؑ جو تیرے فرزندون مین سے مومن ہونگے اور صحبت حلال کے
بعد غسل کرینگے موافق تعداد ہر بال کے کہ اُنکے بدن پر ہونگے ایک سال کی عبادت کا ثواب
اُنکے نامۂ اعمال مین لکھا جائے گا اور ہر قطرہ پانی سے کہ اُنکے بدن سے ٹپکے گا ایک فرشتہ حقتعالی
پیدا کریگا اور وہ فرشتے قیامت تک خدا کی تسبیح و تہلیل کرتے رہین گے اُن سب کا ثواب اُس
مومن کو ملیگا۔ جب خواجہ نے اس بیان کو تمام کیا تو خوب روئے اور فرمایا کہ یہ فوائد اُن لوگون کے
حق مین ہین کہ صحبت حلال کے بعد غسل کرتے ہین مگر جو لوگ صحبت حرام سے غسل کرتے ہین
موافق تعداد ہر بال کے کہ اُنکے بدن پر ہین حق تعالی ایک برس کے گناہ اُن کے نامۂ اعمال
مین لکھتا ہے اور جو قطرہ پانی کا اُن کے بدن سے ٹپکتا ہے ہر ایک سے ایک ایک دیو یعنی
شیطان پیدا کیا جاتا ہے اور اُن شیاطین سے جتنی بدیان کہ سرزد ہونگی اُن سب کی سزا اُس
شخص کو ملے گی۔ اس جگہ فرمایا کہ اول راہِ سلوک کی یہ ہے کہ جو آدمی شریعت پر ثابت قدم
ہوا اور جو کچھ احکام شرع کے ہین اُنکو بجالایا اور سرمو اُن سے تجاوز نہ کیا تو اُس کا مرتبہ آگے کو
بڑھتا ہے اور دوسرے مرتبے مین پہونچ جاتا ہے جسکو طریقت کہتے ہین اسکے بعد اس مرتبہ مین بھی
خوب ثابت قدم رہا۔ اور جو شرطین طریقت کی ہین سالکان راہ کے موافق بجالایا اور ذرہ بھی
تجاوز نہ کیا تو آگے مرتبہ معرفت مین پہونچ جاتا ہے اگر مرتبہ معرفت مین پہونچا اور اُسکو بھی پہچانا تو
اس جگہ آشنائی اور روشنی پیدا ہو جاتی ہے اگر اس مرتبہ مین بھی جیسا کہ چاہیے ثابت قدم رہا
تو چوتھے مرتبہ مین کہ حقیقت ہے پہونچ جاتا ہے۔ اسکے بعد اگر آدمی جو کچھ مانگتا ہے پاتا ہے پھر فرمایا
کہ مین نے ایک بزرگ سے سُنا ہے کہ عارف وہ شخص ہے جو دونون جہان سے تعلقات منقطع
کرکے فرد یعنی یکہ ہو جاوے اور مقام فردانیت مین پہونچ جاوے کیونکہ اس راہ مین وہی شخص مشہور
ہوا ہے جو سب سے بیگانہ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ نماز پروردگار عالم کی بندون پر ایک امانت ہے

سو بندون پر واجب ہے کہ اُس امانت کو ایسا نگاہ رکھین اور اُسکا حق اِسطرح بجالادین کہ کسی طرح کی خیانت اُسمین ظاہر نہو۔ اور جو شخص کہ نماز پڑھی چاہیئے کہ رکوع وسجود پورے پورے بجالائے ارکان نماز کو کما حقہ محفوظ رکھے کتاب صلوٰۃ مسعودی مین مین نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو آدمی نماز اچھی طرح ادا کرتا ہے اور اُسکے حق پورے پورے بجالاتا ہے اور اُسکے رکوع وسجود وقرأۃ وتسبیح کو نگاہ رکھتا ہے فرشتے اُسکی نماز کو آسمان پر لیجاتے ہین اور اُس نماز سے ایک نور شایع ہوتا ہے سو دروازے آسمان کے کھول دیے جاتے ہین اور اُس نماز کو عرش کے نیچے لیجاتے ہین وہان اُس نماز کو حکم ہوتا ہے کہ سجدہ کر اور اپنے ادا کرنے والے کے لیئے جس نے تیرا حق پورا پورا نگاہ رکھا بخشش مانگ۔ اِس جگہ خواجہؒ آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ یہ فوائد حق نماز ادا کرنے والون کے حق مین ہین اور جو نماز کا حق نہین بجالاتا ہے اور ارکان نماز کے نگاہ نہین رکھتا ہے تو اگر فرشتے چاہتے ہین کہ اُسکی نماز کو اوپر لیجاوین تو اُسکے لئے دروازے آسمان کے نہین کھلتے اور حکم آتا ہے کہ اُسکی نماز کو یہان سے لیجاؤ۔ اور اُس نماز پڑھنے والے کے منھ پر مارو۔ تو نماز اپنی زبان حال سے کہتی ہے کہ تو نے سب کچھ ضایع کیا نیز فرمایا کہ مین ایک وقت مین بخارا مین تھا دستار بندون مین یہ حدیث مین نے سُنی کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا کہ وہ حق نماز پورا نہین ادا کرتا تھا اور رکوع وسجود اچھی طرح بجا نہین لاتا تھا آپ کھڑے دیکھا کیے جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آنحضرتؐ نے اُس سے پوچھا کہ آجتک کتنے برس سے تو اسی طرح نماز پڑھتا ہے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیس برس ہوے کہ مین اسی طرح نماز پڑھتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ کچھ تو نے نہین کیا ان ہی بیس برس مین اگر تو مرگیا تو میری سنت پر نہین مرے گا اور فرمایا کہ مین نے خواجہ عثمان ہارونیؒ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ کل کے روز قیامت مین جتنے انبیاء و اولیاء اور مسلمان ہین جو کوئی عہدہ (یعنی ذمہ داری) نماز سے چھوٹ گیا وہ چھوٹ گیا اور جو کوئی نماز کی ذمہ داری سے نہ چھوٹا وہ شعلۂ دوزخ مین گرفتار ہوگا۔ نیز ارشاد فرمایا کہ مین ایک وقت مین ایک شہر مین تھا جسکا نام مجکو یاد نہین رہا۔ مگر یہ جانتا ہون کہ شام کے قریب ہے اُس شہر سے باہر ایک غار تھا اور ایک بزرگ اُس غار مین رہتے تھے لوگ اُنکو شیخ اوحد محمد الواحد

عزیزی کہتے تھے ایسے نحیف تھے کہ بدن کی ہڈیان دکھلائی دیتی تھین جاے نماز پر بیٹھے تھے
اور دو شیر اُن کے آگے کھڑے تھے یہ دعاگو شیرون کے خوف سے اُن کے نزدیک نہ جاسکا
ناگاہ اُن بزرگوار کی نظر مجھ پر پڑی آواز دی کہ چلے آؤ ڈرو نہین جب مین پاس پہونچا آداب
عرض کرکے بیٹھ گیا اُن بزرگ نے بیٹھتے ہی مجھ سے یہ بات کہی کہ اگر تم کسی کے آزار کا قصد نکرو
تو کوئی تمھارے بھی آزار کا قصد نہ کرے یعنی شیر کیا چیز ہے جس سے ڈرتے ہو اسکے بعد فرمایا کہ
جسکے دل مین خدا کا خوف ہوتا ہے اُس سے ہر چیز خوف کرتی ہے شیر کیا ہستی رکھتا ہی جو آدمی
سے نہ ڈرے الغرض اسی قسم کی بہت سی باتین کہین پھر اسکے بعد فرمایا کہ آپکا کہان سے آنا
ہوا مین نے کہا بغداد سے فرمایا کہ خوش آمدی درویشون کی خدمت کیا کرو تو تمکو بزرگی حاصل
ہوگی۔ میرا حال سُنیے مجکو اس غار مین رہتے ہوے چند برس گذرے تمام خلائق سے علیحدہ اس
گوشہ مین آپڑا ہون اور تیس برس سے ایک چیز کے خوف سے ہمیشہ رویا کرتا ہون دن رات
رونے سے کام ہے مین نے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے فرمایا کہ نماز ہے جب مین نماز پڑھتا ہون
تو خوب خیال رکھتا ہون اور روتا ہون کہ جو نماز کی شرطین ہین اگر انمین سے ایک بھی فوت
ہوجائے تو سب محنت اکارت جائے اور دم بھر مین تمام طاعت مُنھ پر ماری جاوے۔ اے درویش
اگر تو نے اپنے آپکو حقوق نماز سے بری الذمہ کرلیا تو بڑا کام کیا ورنہ ساری عمر غفلت مین کھوئی
اور سب کچھ ضائع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ خدا کے نزدیک کوئی گناہ اس
سے بڑھکر نہین اور بڑا دشمن قیامت مین تارک نماز ہے۔ اسکے بعد دوزخ کے بارہ مین یہ فرمایا
کہ اس شخص کیلئے دوزخ ہے جو نماز کی شرطین پوری پوری ادا نہین کرتا اور اُسکا حق بجا نہین
لاتا اور وقت پر نہین پڑھتا جب وقت گذر جاتا ہے تب پڑھتا ہے اور مجھ مین جو تم
صرف ہڈی اور چمڑا دیکھتے ہو اسکا یہی سبب ہے کہ مین نہین جانتا کہ مین نماز کا حق بجا لاتا ہون
یا نہین جب وہ بزرگوار سب کچھ بیان فرماچکے تو ایک سیب جو اُنکے پاس رکھا تھا اُٹھا کر مجھکو
دیا اور یہ بات کہی کہ نماز بہت بڑا عہدہ ہے اگر اس عہدہ سے سلامتی کے ساتھ تو بری الذمہ
ہوگیا تو کل ذمہ داریون سے تو نے رہائی و نجات پائی ورنہ کل کے دن قیامت مین تو ایسا
شرمندہ ہوگا کہ کسی کو منھ نہ دکھا سکے گا۔ اسکے بعد خواجہ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور زبان مبارک سے

فرمایا کہ اے درویش نماز دین کا ستون ہے اور نماز کے ارکان نماز کے ستون ہین تو ستون جب تک سیدھا کھڑا رہیگا گھر بھی قائم اور سلامت رہیگا اور جب ستون گر پڑیگا تو گھر بھی ڈھے جائیگا۔ چونکہ دین اسلام کا ستون نماز ہے تو جسکی نماز کے فرضون اور سنتون اور رکوع و سجود مین خلل پڑا اُسکے دین و اسلام مین فتور آیا۔ واسعہ شرح صلوٰۃ مسعودی مین امام زاہد نے لکھا ہے کہ خدائے عزوجل نے کسی عبادت کے بارہ مین اِس شدّت کے ساتھ حکم نہین فرمایا جیسا نماز کے بارہ مین۔ پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید مین جا بجا بندون کو نصیحتین فرمائی ہین بعض جگہ مدح کے طور پر خطاب کیا ہے اور بعضی جگہ رغبت دلانے کے طریقے پر اور بعضی جگہ تنبیہ کے پیرایہ مین لیکن اُن نصیحتون مین سے سات سو جگہ پر یہی نصیحت ہے کہ نماز کو قائم رکھو کیونکہ یہ ستون دین کا ہے نیز فرمایا کہ تفسیر معروف کرخیؒ مین آیا ہے کہ قیامت کے دن دنیا کا حساب پچاس جگہ پر کھڑے ہو کر ہوگا اور اُن پچاس جگہ مین پچاس چیزون سے سوال کیا جائیگا اگر بندہ ایمان سے کل شرطون اور صفتون کے ساتھ معرفت خدا سے عہدہ برائی کر سکا تو فبہا ورنہ اُسی جگہ سے دوزخ مین بھیجا جاویگا پھر اسکے بعد دوسری جگہ اُسکو کھڑا کرین گے اور نماز و جملہ فرائض سے سوال کرینگے اگر اسمین بھی عہدہ برآ ہوا تو فبہا ورنہ یہان سے بھی مؤکلون کے ہمراہ دوزخ مین بھیجدیا جائے گا پھر اسکے بعد تیسری جگہ کھڑا کرینگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتون سے سوال کیا جائیگا اگر ادائے سنن مین بھی پورا اُتر گیا تو اور باتون سے بھی رہائی پاگیا ورنہ مؤکلون کے ہمراہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بھیجا جائیگا کہ یہ شخص آپکی اُمت سے ہے اور آپکی سنتون کے ادا کرنے مین اُسنے قصور کیا ہے۔ خواجہ نے جب یہ فوائد تمام کیے ہائے ہائے کرکے رونے لگے اور یہ فرمایا کہ وائے اُس شخص پر کہ کل کے روز قیامت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندہ ہوگا تو اُسکا ٹھکانا کہان ہوگا جو انکے روبرو شرمندگی اُٹھاویگا اُسکے بعد خواجہ نے یہ فوائد تمام کیے اور محفل برخاست ہوئی اور ہر شخص چلا گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

مجلس سوم

بروز چہارشنبہ دولت پابوس میسر ہوئی کچھ درویش سمرقند سے آئے ہوے خدمت بابرکت مین بیٹھے تھے بعد ازان مولانا بہارالدین بخاریؒ کہ ہمیشہ خواجہ کی صحبت مین

رہا کرتے تھے آئے اور بیٹھے اُنکے بعد خواجہ اوحد کرمانی بھی حاضر ہوئے گفتگو اِس باب مین تھی
کہ فرض نماز مین یہان تک تاخیر کرنا کہ وقت گذر جائے اور پھر قضا ادا کرنا کیسا ہے آپنے ارشاد
فرمایا کہ وہ کیسے مسلمان ہین جو نماز کو وقت پر ادا نہین کرتے اور اتنی تاخیر کرتے ہین کہ وقت
گذر جاے وائے اور افسوس اُنکی مسلمانی پر کہ اپنے مولیٰ کی بندگی کرنے مین قصور کرتے ہین
پھر فرمایا کہ مین ایک وقت مین ایک شہر مین تھا اُس شہر کے مسلمانون کی یہ رسم وعادت
تھی کہ نماز کے لئے وقت آنے سے پہلے مستعد ہوجاتے اور منتظرون کی طرح مستعد کھڑے
رہتے مین نے اُن سے پوچھا کہ اسمین کیا حکمت ہے کہ وقت سے پہلے سب لوگ نماز کے
واسطے مستعد ہوجاتے ہین اُنھون نے کہا اسکا یہ سبب ہے کہ جب نماز کا وقت آجائے تو فوراً ادا
کرلین سو اگر ہم مستعد نہ رہین اور نماز کا وقت گذر جائے تو کل کے روز قیامت مین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا منھ دکھائین گے کیونکہ حدیث مین ہم کو خبر کردی
ہے اور ہم کو حکم دیا ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَجِّلُوْا بِالتَّوْبَۃِ قَبْلَ
الْمَوْتِ وَعَجِّلُوْا بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْفَوْتِ (ترجمہ) یعنی جلدی کرو توبہ کرنے مین پیشتر موت
آنے سے اور دوڑو نماز کے لئے قبل وقت گذر جانے کے تاکہ نماز فوت نہ ہوجاوے اسکے
بعد دوسری حکایت یہ فرمائی کہ مین نے امام یحییٰ حسن زندوستی کے روضہ پر کتاب واسعہ
مین (جسکو مین مولانا حسام محمد بخاری کے آگے جو میرے اُستاد ہین چھوڑ آیا ہون) لکھا ہوا
دیکھا ہے اور مولانا مرحوم سے بھی یہ حدیث مجکو یاد ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ الْجَمْعُ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ (ترجمہ) یعنی سب گناہون سے بڑھکر یہ گناہ ہے
کہ فرض نماز کے وقت پر ادا کرنے مین تاخیر کیجائے تاکہ وقت گذر جائے تو دو نمازین ملاکر
پڑھ لین۔ اسکے بعد فرمایا کہ مین ایک روز خواجہ عثمان ہارونی نور اللہ مرقدہ کی مجلس مین
حاضر تھا مین نے اُنسے بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سُنا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تمکو منافقین کی نماز سے مطلع کردون کہ کیسی ہوتی ہے صحابہ نے عرض کیا ہان
یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائیے فرمایا کہ جو شخص عصر کی نماز مین تاخیر کرے یہانتک
کہ آفتاب متغیر اور اُسکی روشنی ماند ہوجائے وہ شخص گنہگار ہے۔ اصحاب نے دست بستہ عرض

کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسکا وقت معین فرما دیجیے آپنے فرمایا کہ نماز عصر کا وقت یہین تک ہے کہ آفتاب خوب روشن رہے اور اُسکا رنگ زرد نہو جائے۔ یہ حکم گرمی جاڑے دونون موسم مین یکسان ہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ علم فقہ کی کتاب ہدایہ مین جو قلمی خواجہ عثمان ہارونیؒ کی لکھی ہوئی تھی مین نے یہ حدیث دیکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ (ترجمہ) یعنی فجر کی نماز روشنی مین پڑھا کرو کہ اسمین بڑا ثواب ہے۔ اور ظہر کی نماز مین سنت یہ ہے کہ گرمی کے دنون مین اسقدر تاخیر کرے کہ ہوا مین خنکی پیدا ہو جائے۔ اور جاڑون مین چاہیئے کہ جسوقت سایہ ڈھلے اُسیوقت ظہر کی نماز پڑھ لے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ (ترجمہ) یعنی گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے ہے اسکے بعد فرمایا کہ ایک وقت خواجہ بایزید بسطامیؒ سے فجر کی نماز قضا ہو گئی تھی آپنے بعد و نہایت گریہ وزاری کی ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے بایزید اتنا کیون روتے ہو تمھاری ایک نماز صبح کی قضا ہوئی تمھارے نامۂ اعمال مین ہزار نمازون کا ثواب لکھا گیا۔ نیز فرمایا کہ مین نے تفسیر محبوب قریشی مین لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص پانچون نمازین ہمیشہ وقت پر پڑھتا رہتا ہے کل کے روز قیامت مین وہ نمازین اُسکے آگے آگے رہنما ہو کر چلین گی۔ نیز فرمایا کہ جو شخص نماز نہین پڑھتا اسکا ایمان نہین کما قال عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْاِيْمَانُ لِمَنِ الصَّلٰوةُ لَهٗ (ترجمہ) یعنی جو نمازی ہے وہی با ایمان ہے پھر یہ حکایت فرمائی کہ مین نے شیخ الاسلام خواجہ عثمان ہارونیؒ کی زبانی سنا ہے کہ تفسیر امام زاہد مین آیۂ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ (یعنی ویل ہے اُن نمازیون کیلئے کہ اپنی نماز مین سستی کرتے ہین) کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ویل ایک کنوان دوزخ مین ہے اور ایک گروہ کہتے ہین دوزخ مین ایک جنگل ہے اُسکا نام ویل ہے اسمین نہایت سخت عذاب رکھا گیا ہے وہ عذاب اُن ہی لوگون کے لئے ہے جو نماز مین تاخیر کرتے ہین اور وقت پر ادا نہین کرتے اُسکے بعد خود ویل کی یہ تفسیر بیان فرمائی کہ ویل ستر ہزار بار خدائے عزّوجل سے فریاد کرتا ہے کہ اے پروردگار یہ عذاب سخت کس گروہ کو کیا جاویگا حکم ہوتا ہے کہ یہ عذاب اُن

لوگون کے واسطے ہے کہ نماز وقت پر نہین ادا کرتے قضا کر کے پڑھتے ہین۔ پھر فرمایا کہ ایکوقت
امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ نے مغرب کی نماز پڑھ کے جو آسمان
کیطرف نظر کی تو دیکھا کہ آسمان مین ستارے نمو دہین گھر مین جاکر اس امر کے کفارے مین کہ
مجھ سے نماز مغرب مین تاخیر ہوگئی ایک بردہ (یعنی غلام) آزاد کیا کیونکہ حکم ہے کہ جب آفتاب
غروب ہو فوراً نماز مغرب پڑھلے ذرا تاخیر نہ کرے۔ اسکے بعد گفتگو صدقہ کے بارہ مین ہونے لگی
تو زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی بھوکے کو کھلاوے حق سبحانہ تعالے قیامت
مین اس شخص اور دوزخ کے درمیان مین سات پردے ایسے پیدا کردیگا کہ دل ہر ایک کا
پانچسو برس کی راہ کا ہوگا۔ اس جگہ کچھ باتین جھوٹ بولنے کے بارہ مین ہونے لگین زبان مبارک
سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھاوے گویا اُسنے اپنا گھر بار ویران کیا۔ کیونکہ ذخیرہ
برکت کا اس گھر سے اُٹھ جاتا ہے۔ اس جگہ پر یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت جامع مسجد
بغداد مین مولانا عماد الدین بخاری جو بڑے ذاکر اور از حد مرد صالح تھے مین نے اُن سے
حکایت سُنی ہے فرماتے تھے کہ ایک وقت خدا لے عز و جل مہتر موسیٰ صلوات اللہ علیہ سے دوزخ
کے حالات بیان کرتا تھا حکم کیا کہ اے موسیٰ مین نے دوزخ مین ایک جنگل ہاویہ نام بنایا ہے
اور وہ ساتوان دوزخ ہے سب سے زیادہ خوفناک اور تاریک اور اسکی آگ بھی سب سے زیادہ
تاریک اور نہایت تیز ہے اور عذاب بھی اسمین سب سے سخت ہی سانپ اور بچھو اسمین بہت ہین
اور پتھر اور طرح طرح کی تکلیفین اسمین زائد ہین اور ہر روز اس دوزخ مین تاؤ دیتے ہین اور عذاب
اُسکے زیادہ کیے جاتے ہین تو اے موسیٰ اگر ایک قطرہ اُس پانی کا جو پتھر پگھلا کے بناتے ہین
دنیا مین ڈالا جاوے دنیا بھر کا پانی اُسکی تیزی سے خشک ہو جائے اور تمام پہاڑ اسکے
شور سے ریزہ ریزہ ہو جائین اور ساتون طبق زمین کے اُسکی گرمی سے پھٹ جاوین سو اے
موسیٰ تم جانتے ہو کہ وہ عذاب اُن سختیون کے ساتھ کس کے لئے پیدا کیا گیا ہے ایک تو اُن
لوگون کے لئے کہ نماز سے لڑتے ہین یعنی نماز نہین پڑھتے۔ دوسرے اُن لوگون کیلئے کہ
جھوٹی قسم میرے نام کی کھاتے ہین پھر فرمایا کہ خواجہ محمد اسلم طوسی ایک بزرگ تھے اُنھون نے
ایک وقت ایک کام مین لوگون کے سامنے حالت سکر مین سچی قسم کھائی جب عالم صحو یعنی

ہوشیاری مین آئے تو لوگون سے پوچھا کہ آج مین نے قسم کھائی ہے سب نے کہا کہ ہان فرمایا آج میرا نفس مجھ پر ایسا غالب ہوگیا کہ سچی قسم کھالی کل اور بھی قسمین کھاوے گا کیونکہ اسکو عادت ہوگئی۔ اسکے بعد قسم کھائی کہ آج سے جب تک زندہ رہونگا کوئی بات ہی نہ کرونگا خواجہ مذکور چالیس برس تک زندہ رہے اس سچی قسم کے کفارہ مین کہ حالت سکر مین کھائی تھی کسی متنفس سے کچھ بات نہین کی اسکے بعد اس دعاگو نے حضرت خواجہ سے پوچھا کہ اگر خواجہ مذکور کو کوئی حاجت درپیش آتی تھی تو کیا کرتے تھے فرمایا کہ اشارہ کرتے اور اشارے سے حاجت روا کرتے تھے جب حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے یہ فوائد تمام کیے سب لوگ اور یہ دعاگو اٹھے اور سر وقد تسلیم بجالائے اور رخصت ہوے اور حضرت خواجہ مشغول ہوے الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس چہارم دوشنبہ کے روز سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی اُس وقت شیخ شہاب الدین سہروردی اور خواجہ اجل شیرازیؒ اور شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہم حاضر تھے گفتگو اسبات مین تھی کہ محبت مین صادق کون ہے۔ آپنے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ محبت مین صادق وہ شخص ہے جو بلا دوست کی طرف سے پہونچے اسکو خوشی اور رغبت سے قبول کیے اسکے بعد شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے فرمایا کہ محبت مین صادق وہ ہے کہ عالم شوق واشتیاق اُسپر ایسا غالب ہو کہ اگر سو ہزار تلوارین اُسکے سر پر پڑین تو بھی کچھ خبر نہو اسکے بعد خواجہ اجل شیرازیؒ نے فرمایا کہ محب صادق وہ شخص ہے کہ اگر اُسکو ذرہ ذرہ کرڈالین اور اسکے سر پر ایسی آگ جلاوین کہ جل کر خاک ہوجائے تو بھی دم نہ مارے اسکے بعد شیخ سیف الدین باخرزیؒ نے فرمایا کہ دوستی مولی مین وہ شخص صادق ہے کہ ہمیشہ اسکو تکلیفین پہونچین مگر مشاہدہ جمال دوست کو ہرگز فراموش نکرے اور اس ضرب وشدت کا کچھ اثر اُسپر نہو۔ اسکے بعد شیخ الاسلام خواجہ معین الدین ادام اللہ تقواہ نے فرمایا کہ اس امر مین شیخ شہاب الدین کا قول اقرب الی الصواب ہے کیونکہ مین نے کتاب آثار اولیا مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ایک وقت رابعہ بصریؒ و خواجہ حسن بصریؒ و مالک دینارؒ و خواجہ شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہم سب یکجا بیٹھے تھے صدق محبت مین گفتگو ہونے لگی کہ ہر شخص دوستی کے بارہ مین کہہ سن رہا تھا۔ خواجہ حسن بصریؒ نے کہا کہ دوستی مولی مین صادق وہ ہے کہ اگر اسکو کچھ درد و محنت پہونچے تو اسپر صبر کرے۔ رابعہ

نے کہاکہ اے خواجہ اس سے تو منی یعنی خودی کی بو آتی ہے۔ اسکے بعد مالک دینارؒ نے کہاکہ
دوستی مولی مین وہ شخص صادق ہے کہ اگر اُسکو دوست سے کوئی بلا یا جفا پہونچے تو وہ اسمین
راضی رہے اور ہمیشہ طالب رضا رہے رابعہؒ نے فرمایاکہ صادق کی صفت اس سے بڑھکر ہونا چاہیے
اسکے بعد خواجہ شقیق بلخیؒ نے فرمایاکہ دوستی مولی مین وہ شخص صادق ہے کہ اگر اُسکو ذرہ ذرہ
کرڈالین تو وہ اُسمین مطلق دم نہ مارے۔ رابعہؒ نے فرمایاکہ صادق وہ ہے کہ اُسکو درد دکھ جو کچھ
پہونچے اُسمین مشاہدہ دوست کو فراموش نکرے خواجہ نے فرمایاکہ مجکو بھی اسی پر قرار ہے اور شیخ
سیف الدین باخرزیؒ نے فرمایاکہ صدق محبت اسی کا نام ہے۔ پھر ہنسی کے بارے مین گفتگو
ہونے لگی ارشاد فرمایاکہ اصل مین کھلکھلا کر ہنسنا گناہ کبیرہ ہے اہل سلوک کے نزدیک مسکرانا بھی
کھلکھلا کر ہنسنے مین داخل ہے پھر فرمایاکہ بھلا کھیل دنیا مین ہنسی دل لگی ہے لیکن گورستان
مین ہنسی دل لگی کرنا منع ہے کیونکہ وہ عبرت کا مقام ہے نہ کہ کھیل کود کی جگہ حدیث شریف
مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی شخص قبرستان مین گذرتا
ہے تو مردے کہتے ہین کہ اے شخص اے غافل اگر تجکو معلوم ہو کہ تجکو کیا پیش آنی ہے تو تو سر
ہو جائے اور تیرے بدن کا گوشت و پوست پانی ہو کر مارے خوف کے بہ جائے
اسکے بعد ارشاد فرمایا اور اسی موقع پر یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت شہر کرمان مین
مین اور شیخ اوحد کرمانی مسافر تھے ایک پیر مرد کو ہمنے دیکھا کہ از حد حسن اور صاحب نعمت کشف
اور بڑے شاغل تھے چنانچہ ایسا شاغل مین نے آجتک کوئی نہین دیکھا الغرض جب
اُنسے ملاقات ہوئی تو مین نے سلام کیا اور دیکھا تو صرف روح اُنمین باقی تھی گویا گوشت و
پوست اُنمین کچھ نہ تھا اور وہ بزرگوار بات بھی بہت کم کرتے تھے میرے دلمین یہ خیال گذرا
کہ ان بزرگ سے پوچھون کہ آپ کا یہ حال (کہ آپ ایسے حقیر اور ضعیف ہین) کسوجہ سے ہے
چونکہ وہ بزرگ روشن ضمیر تھے قبل اسکے کہ مین کچھ کہون اُنھون نے مکاشفہ سے دریافت
کرکے کہاکہ اے درویش ایک دن یہ فقیر ایک یار کے ساتھ قبرستان مین گذرا اور ایک قبر کے
نزدیک ہمنے قرار پکڑا اور بیٹھ گئے اتفاقاً اُس یار نے کوئی بات دل لگی کی کہی اور مجکو کھلکھلا کر
ہنسی آئی تو اُس قبر سے آواز آئی کہ اے غافل جسکو یہ منزل درپیش ہے اور ملک الموت

ساحریف اُسکا مونس ہے اور جو خاک وگور مین مار ومور کی خوراک ہوگا اُسکو ہنسی سے کیا کام یہ کلام سنتے ہی مین چپکے اُٹھا اور اُس دوست کے ہاتھ کو بوسہ دیکے اُسکو رخصت کیا وہ تو اپنے مکان کو گیا اور مین جبھی سے اس غار مین آکر بیٹھ رہا اور اسی بات کے خوف سے گھل رہا ہون اور ہر روز جون جون اس امر کو یاد کرتا ہون آپ ہی آپ گھلا جاتا ہون آج چالیس برس کا عرصہ ہوا کہ اُس ہنسی کی شرم کے مارے آسمان کی طرف مین نے نظر نہین کی۔ اور شرمندہ ہون کہ کل کے روز قیامت مین کیا منھ دکھاؤن گا۔ نیز اسی موقع پر یہ حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ عطاؒ ایک بزرگ تھے چالیس برس تک اُنھون نے آسمان کی طرف نظر نہین کی اور رویا کیے اور اُن سے پوچھا گیا کہ اسقدر کیون رویا کرتے ہو کہا کہ گور کی ہیبت و اور قیامت کی ہیبت سے پھر پوچھا کہ اچھا آسمان کی طرف نظر کیون نہین کرتے اسکی کیا وجہ ہے فرمایا کہ گناہون کی شرم سے اور نیز اسوجہ سے کہ مین نے اکثر مجلسون مین بیٹھ کے ہنسی دل لگی بہت کی ہے۔ اس لحاظ سے سر اوپر نہین اُٹھاتا اور آسمان کو نہین دیکھتا اِسکے بعد دوسری حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ فتح موصلیؒ کہ سالکان طریقت مین سے تھے آٹھ سال تک ایسا روئے کہ تمام گوشت و پوست اُن کے رخسارے کا بہ گیا بعد اُنکے انتقال کے لوگون نے اُن کو خواب مین دیکھا اور اُن سے پوچھا کہ خدا تعالے نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا کہ حق تعالیٰ نے مجکو بخشدیا ہان جسوقت مجکو اوپر عرش کے نیچے تک لے گئے مین نے سجدہ کیا مگر خوف زدہ اور کانپتے ہوے خطاب آیا کہ اے فتح تو اسقدر کیون رویا کیا تو مجکو غفار نہین جانتا تھا مین نے سجدہ کے لیے سر جھکایا اور مناجات کی کہ الٰہی بیشک مین تجکو غفار جانتا تھا لیکن مین خوف تنگی قبر اور ہیبت قیامت اور سختی ملک الموت سے رویا کرتا تھا کہ تنگ لحد مین میرا کیا حال ہوگا۔ حکم ہوا کہ چونکہ تو اس سے ڈرتا رہا جا ہم نے تجکو اس خوف وہراس سے امن ونجات دی اور تجکو بخشدیا۔ پھر فرمایا کہ مین ایک وقت سیوستان مین خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ہمراہ مسافر تھا ایک مقام مین ایک صومعہ تھا اُسی مین ایک درویش شیخ صدرالدین محمد احمد سیوستانیؒ نام رہتے تھے بڑے شاغل اور بزرگ تھے (مین اُنکی خدمت مین چند روز رہا ہون) جو کوئی اُنکے صومعہ مین آتا محروم نہ جاتا فوراً عالم غیب مین جاکر کچھ لاکر اُسکے

ہاتھ پر دھرتے اور یہ بات کہتے کہ اس فقیر کو دعائے خیر سے یاد رکھنا اگر مین اپنا ایمان قبر مین صحیح وسالم لیگیا تو مین نے بڑا کام کیا۔ الغرض وہ بزرگوار جب قصۂ گور او ہیبت موت سنتے تو بید کیطرح لرزتے اور آنکھون سے اتنا خون جاری ہوتا گویا پانی کا چشمہ جاری ہے۔ سات رات دن تک برابر روتے رہتے (لیکن کھڑے کھڑے آنکھین کھولے ہوا کی طرف منھ اٹھائے ہوئے) حتی کہ اُن کا رونا دیکھ کے مجکو رونا آتا تھا کہ اللہ یہ کیسے بزرگ آدمی ہین پھر جو اس عالم سے فارغ ہوتے اور بیٹھتے تو ہم لوگون کیطرف متوجہ ہوکر فرماتے کہ اے عزیز جس کسی کو سکرات موت اور ملک الموت جیسا حریف اور قیامت جیسا دن درپیش ہے اُسکو خواب و قرار اور ہنسی اور خوشی سے کیا کام اور کسی کام مین مشغول ہونا اسکو کیونکر اچھا معلوم ہو پھر فرمایا کہ اے عزیزو اگر تمکو ذرہ بھر حال اُن لوگون کا معلوم ہو جو خاک کے نیچے سو رہے ہین اور قبر کے قیدخانے مین کیڑے مکوڑون کے منھ مین پڑے ہین اور یہ معلوم ہو کہ اُنپر کیا معاملہ گذرا تو کھڑے کھڑے گھل جاؤ اور نمک کیطرح پگھلکر پانی پانی ہوجاؤ۔ پھر فرمایا کہ اے عزیزو ایک وقت اس دعاگو نے بصرے مین ایک بزرگ کو جو بڑے شاغل تھے دیکھا اور اُنکے ہمراہ ایک قبرستان مین گیا۔ ایک قبر کے پاس مین اور وہ بزرگ دونون بیٹھ گئے وہ بزرگ صاحب کشف تھے اس قبر کے مردے پر عذاب سخت ہو رہا تھا جونہی اُن بزرگ نے اپنے کشف سے اُس مُردہ کا حال معائنہ کیا فوراً گر پڑے مین نے دیکھا کہ وہ مر گئے تھے۔ ایک ساعت کے بعد دیکھا کہ نمک کی طرح پگھلکر پانی ہوگئے اور بالکل فنا ہوگئے جو خوف مین نے اُن بزرگ مین دیکھا کبھی کسی شخص مین نہ دیکھا اور نہ کسی سے سُنا پس مین اُس روز سے بسبب ہیبت گور کے ایسا دم بخود ہوگیا ہون کہ ہر روز آپ ہی آپ گھلا جاتا ہون تیس برس کے بعد اب مین نے تم لوگون سے بات کی اور یہ حکایت تم سے بیان کی سوائے عزیز جسقدر آدمی اورون کے ساتھ مشغول ہوتا ہے اپنے کام مین کیون نہ مشغول ہو۔ کیونکہ جسقدر آدمی خلق کے ساتھ مشغول ہوتا ہے خدائے عز و جل کی یاد سے باز رہتا ہے مشغولی خلق سے آپ کو پھیرو اور توشۂ آخرت اور سامان سفر کی فکر کرو۔ کیونکہ ہمکو وہ منزل درپیش ہے کہ اُسی توشہ اور سامان کے ساتھ سلامتی سے پار اتر سکتے ہین۔ یہ کہکے دو خرمے جو اُن کے آگے رکھے تھے مجکو دیے اور آپ اُٹھ کھڑے ہوے اور رونے لگے اسکے

بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ ہاے ہاے کرکے رونے لگے اور فرمایا اے درویش قسم ہے
اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اُس روز سے آجتک دعا گو اسی خیال مین
رہتا ہے اور ہیبت مرگ اور گور سے ہر روز متردد و متفکر ہے اور مارے خوف کے خود گھٹتا
جاتا ہے باانیہمہ کچھ توشہ و سامان نہین رکھتا جسکے بھروسے پر اس خوف سے درگذرے
نیز فرمایا کہ خواہش نفس سے قصداً (جان بوجھکر) قبرستان مین کھانا کھانا گناہ کبیرہ ہے۔ اور
کھانے والا ملعون و منافق ہے۔ پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ مین نے امام ابوالخیر یحییٰ اندوسی
کے روضہ مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ اَکَلَ فِی
الْمَقَابِرِ طَعَامًا اَوْ شَرَابًا فَھُوَ مَلْعُوْنٌ وَّ مُنَافِقٌ (ترجمہ) یعنی جس شخص نے قبرستان مین
کھانا کھایا یا پانی پیا وہ ملعون اور منافق ہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک وقت خواجہ حسن بصریؒ
قبرستان مین گذرے تو دیکھا کہ ایک گروہ مسلمانون کا قبرستان مین کھانے پینے مین مشغول
ہے خواجہ نے اُن کے پاس جاکر کہا کہ اے صاحبو تم لوگ منافق ہو یا مسلمان یہ بات اُن لوگون
کو بُری لگی چاہا کہ خواجہ کے ساتھ بُرائی سے پیش آئین خواجہ نے فرمایا کہ صاحبو مین اسواسطے
کہتا ہون کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو شخص قبرستان مین کھانا
کھائے یا پانی پیے وہ منافق ہے اسلئے کہ یہ مقام ہیبت اور عبرت کا ہے کیونکہ تم خود سمجھتے ہو
کہ بعضے لوگ تمسے بہتر اس خاک مین سوے ہین اور سانپ بچھو کے منھ مین پڑ گئے اور گوشت و
پوست اُنکا گل سڑ کے گر گیا اور سارا جمال اُنکا خاک مین ملگیا ایسے عزیزون کو تمنے اپنے ہاتھون
سے مٹی کے تلے سونپا ہے پھر تمھارا کیونکر جی چاہتا ہے کہ اس جگہ بیٹھ کے کھانا کھاؤ اور پانی پیو
اور کھیل کود مین مشغول ہو۔ جب خواجہ نے یہ بات اُنسے کہی تو وہ جوان لوگ ساکت ہوے
اور اپنے ارادہ بد سے باز رہے اور کہا کہ ہمارا قصور معاف کیجیے۔ پھر خواجہ نے اسی موقع پر
دوسری حکایت فرمائی کہ مین نے ریاحین مین لکھا دیکھا ہے کہ ایک وقت حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ایک قوم پر ہوا کہ وہ ہنسی اور کھیل کود مین مشغول تھے حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم وہان کھڑے ہوئے اور سلام کیا تو وہ لوگ اُسیوقت
کھڑے ہوگئے اور آپ کے سامنے سر جھکا لیا اور غلامون کے مانند ہاتھ جوڑے کھڑے

رہے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ حکومتہ کہہ سکتے تھے مگر آپنے
بُردباری کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ بھائیو کیا تم موت سے بے خبر ہو سب نے بالاتفاق
عرض کیا کہ خیر باشد یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ آپنے فرمایا تم لوگ ہنسی اور کھیل کود
وغیرہ مین غافلون کی طرح کیون مشغول ہو آپکی نصیحت نے اُنمین ایسا اثر کیا کہ مدۃ العمر
کسی نے اُس گروہ کو کبھی ہنستے نہ دیکھا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ مشائخ طبقات اور اولیاے
صفات طریقت اور امامان دین اور خواجگان معرفت نے جو دنیا اور دنیا کے تمام اشیاء
پر تبرا کہا اُسکا یہی سبب ہے کہ پہلے سے اُنھون نے عذاب اور ہیبت جبروت دیکھ
لیے تھے نیز فرمایا کہ ایک تیسرا مرتبہ گناہ کا کہ اُسکو بھی اہل سلوک گناہ کبیرہ لکھتے ہین اور کہتے
ہین کہ کوئی گناہ اِس سے بڑھکر نہین ہے وہ یہ ہے کہ کسی بھائی مسلمان کو بے سبب
ستائے چنانچہ نصّ کلام اللہ مین مذکور ہے اَلَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ترجمہ یعنی جو لوگ ایذا پہونچاتے ہین
مومنین اور مومنات کو بغیر کسی سبب اور کسب کے تو اُنھون نے بُرا بہتان اُٹھایا اور
صریح گناہ مین پڑ گئے خلاصہ یہ کہ بھائی مسلمان کو تکلیف دینا گناہ کبیرہ اور باعث
رنجیدگی خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اسکے بعد حضرت خواجہ نے
یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک بادشاہ نے ظلم و تعدّی مین دست دراز کیا تھا اور
بندگان خدا کو جبر و ظلم سے ہلاک کرتا تھا اور ہمیشہ لوگون پر عذاب کرتا رہتا تھا ایک مدت
کے بعد اُسی بادشاہ ظالم کو لوگون نے بغداد مین مسجد کنکری کے دروازے پر کھڑے
دیکھا کہ خاک آلودہ اور سر کے بال پراگندہ اور تمام بدن خراب خستہ تھا اور وہ اس
حالت مین نہایت بے آرام تھا ایک شخص نے اُسکو پہچان کے اُس سے پوچھا کہ تو وہی
بادشاہ ہے کہ تکیے مین خلق خدا پر ظلم و تعدی کیا کرتا تھا اُس نے شرمندہ ہو کر کہا کہ تو
مجکو کہان سے جانتا ہے اور کیونکر پہچانا کہا کہ مین تجکو اُس روز سے جانتا ہون کہ تجکو
بڑے ناز و نعمت کے ساتھ مین نے دیکھا تھا اور دیکھا تھا کہ تو خلق خدا پر مطلق بخشش
نہین کرتا تھا بلکہ تو نے دست ظلم و تعدّی دراز کیا تھا اور لوگون کو بہت ستاتا تھا اُسنے

کہا کہ ہان مین وہی ہون کہ اُسوقت بندگان خدا کو بے سبب ستایا کرتا تھا۔ اور سخت
ظلم کیا کرتا تھا۔ آج اُسی کی سزا مین گرفتار ہون ۔ پھر یہ حکایت فرمائی کہ جب مین بغداد مین
تھا دجلہ کے کنارے ایک صومعہ مین ایک بزرگ رہتے تھے ۔ مین اُس صومعہ مین
گیا اور اُن کو سلام کیا اُنھون نے اشارے سے جواب سلام کا دیا اور اشارے
ہی سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ مین تھوڑی دیر بیٹھا رہا تو میری طرف متوجہ ہو کے فرمایا
کہ اے درویش مجکو پچاس برس ہوے خلق سے علیحدگی اختیار کر کے اِس جگہ بیٹھ
رہا ہون۔ ورنہ پیشتر جیسے تم سیر و سفر کرتے پھرتے ہو مین بھی سیر و سفر کرتا پھرتا تھا
ایک شہر مین میرا گذر ہوا وہان دنیاداروں مین سے ایک بزرگ کو دیکھا کہ کھڑا
ہوا اپنے لین دین مین لوگون کو تنگ کر رہا تھا اور تعدی کرنے مین نہایت غلو کرتا
تھا۔ مین نے اُسکو کچھ نہ کہا اور اس حرکت بد سے باز نہ رکھا بلکہ بے خیالی کے سیا
مین وہان سے آگے چلا گیا یکا یک ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے درویش کیا ہوجاتا
اگر تو خدا کے واسطے اُس دنیادار سے کہتا کہ خدا سے ڈر اور اُسکی خلق کے ساتھ زیادتی
نہ کر وہ تیرے کہنے کے سبب ظلم سے باز رہتا مگر تو نے یہ خیال کیا کہ یہ دنیادار جو لطف
و مہربانی میرے ساتھ اب کرتا ہے پھر نہ کرے گا اے درویش جس روز سے ہاتف غیبی
کی یہ آواز مین نے سُنی ہے نہایت شرمندگی سے کئی برس گذر گئے کہ مین نے اس صومعہ
سے باہر قدم نہین رکھا اور ہمیشہ مجکو بھی یہ اندیشہ رہتا ہے کہ کل کے روز قیامت
مین جب اس معاملہ کی پرسش ہوگی تو کیا جواب دونگا پس اے درویش اُس تاریخ سے
مین نے قسم کھائی ہے کہ اب کبھی کسی طرف نہ جاؤنگا کہ کوئی ایسا حال دیکھنے مین آوے
اور مین اُس سے واقف ہون اور قیامت مین مجھ سے کہا جائے کہ آؤ اسکی گواہی
دو اُسکے بعد مغرب کی نماز کا وقت آیا ایک پیالہ پانی کا اور دو روٹیان جَو کی اور ایک
کاسہ آش کا ہَوا سے پیدا ہوا اُس سے اُن بزرگ اور اس دعاگو نے ایک ہی جگہ افطار
کیا جب مین وہان سے روانہ ہونے لگا دو سیب مصلے کے نیچے سے نکال کے اس
دعاگو کو دیے اور دعاگو آداب بجالا کے روانہ ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ چوتھا مرتبہ

سلوک مین یہ ہے کہ آدمی جب خدا کا نام سُنے یا اُسکے سامنے کلام اللہ پڑھا جائے
گناہِ کبیرہ ہے کہ اُسکا دل نرم نہو اور خداتعالیٰ کی ہیبت اُسکے دل مین نہ سماوے اور
اُسکے ایمان مین اعتقاد زیادہ نہو بلکہ کلام اللہ پڑھتے اور ذکر خدا کے وقت کھیل کود مین
مشغول ہو تو چاہیئے کہ اللہ کے ذکر اور کلام اللہ کی تلاوت کے وقت نرم دل ہو جائے
اور خدا کا خوف کرے اور ایمان مین اپنے یقین کو زیادہ کرے جیسا کہ کلام اللہ مین آیا
ہے کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیَاتُہٗ
زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ (ترجمہ) یعنی مومن کامل وہ ہین کہ جنکے آگے
اللہ کا ذکر کیا جاوے تو اُنکے دل جھکجا جاتے ہین اور جب اُنکے سامنے اللہ کی آیتین
پڑھی جائین تو اُنکا ایمان زیادہ ہوجاتا ہے اور وے اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین
امام زاہد اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ حقیقت مین مومن وہی
لوگ ہین جو نامِ خدا سنتے ہین تو اُنکے ایمان مین یقین ہوجاتا ہے تو جو شخص اللہ کا ذکر سُنے
اور کلام اللہ سُننے و پڑھنے مین ہنسے خوب سمجھ لو کہ وہ آواز منافق کی ہے۔ پھر فرمایا کہ
ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک قوم پر گذر ہوا آپنے اُس گروہ کو دیکھا کہ
ہنستے ہوئے اللہ کا ذکر کر رہے تھے اور کھیل کود مین مشغول تھے اور اس ذکر کرنے کا
دل مطلق نرم نہین ہوتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ وَھُوَ
لِطَائِفُ ثَالِثُ مُنَافِقُوْنَ (ترجمہ) یعنی یہ تیسرا گروہ منافقون کا ہے جنکا دل ذکر اللہ
و کلام اللہ سننے سے نرم نہین ہوتا۔ اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن خواجہ
ابراہیم خواص کا ایک جماعت پر گذر ہوا وہ لوگ بیٹھے ذکر کر رہے تھے جیسے ہی خواجہ
ابراہیم نے خدائے عزوجل کا نام سُنا اسقدر ذوق و شوق پیدا ہوا کہ رقص کرنے لگے سات
رات دن تک اسی طرح رقص مین مدہوش رہے اور مطلق کسی چیز کی خبر نہ رہی جب کبھی اس
اثنا مین ہوش آتا تو پھر خدا کا نام زبان پر لاتے اور رقص کرتے کرتے پھر مدہوش ہوجاتے
ساتوین روز جب ہوشیار ہوئے تو تازہ وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی پھر سجدے مین گئے اور سجدے مین
کہا یا اللہ اللہ کا نام لیتے ہی جان بحق تسلیم ہو گئے سجدہ سے سر اُٹھانے کی بھی مہلت

نہ ملی۔ بعد ازان خواجہ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎

عاشق بہوائے دوست بیہوش بود	وز یاد محب خویش مدہوش بود
فردا کہ بحشر خلق حیران باشند	نام تو درون سینہ و گوش بود

اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت خواجہ یوسف چشتی کی خانقاہ مین چند درویش صاحب جمال و صاحب نعمت کشف دائرے کے اندر حاضر تھے اور دعاگو بھی موجود تھا۔ قوال (یعنی قول حق کہنے والے) یہ بیت کہ رہے تھے اس بیت نے دعاگو اور سب درویشون مین ایسا اثر کیا کہ سات رات دن تک حالت رقص مین سب مدہوش رہے کسی چیز کی کچھ خبر نہ رہی۔ ہر بار قوال یہ چاہتا کہ کوئی دوسری بیت کہون گر ہم لوگ یہی بیت کہلواتے۔ ان درویشون مین سے دو شخص ایسے بیخبر ہو گئے کہ زمین پر گر پڑے اور انکا خرقہ تو برقرار موجود تھا الا وہ دونون درویش درمیان سے غائب اور ناپید ہو گئے۔ جب خواجہ یہ فوائد تمام کر چکے سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے اور خواجہ تلاوت مین مشغول ہوئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس پنجم۔ دوشنبہ کے روز دولت پابوس حاصل ہوئی شیخ جلال اور شیخ علی سنجری اور شیخ محمد اوحد چشتی اور اور بزرگ لوگ خدمت مین حاضر تھے اس بارہ مین گفتگو ہو رہی تھی کہ اہل سلوک کے نزدیک پانچ چیز کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ ان پانچ چیزون مین سے پہلی یہ ہے کہ اپنے مان باپ کا منھ اولاد کو دیکھنا عبادت ہے چنانچہ حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو فرزند اپنے مان باپ کا منھ خدا کی دوستی کے لئے دیکھتا ہے ایک حج مبرور (یعنی مقبول) اسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور جب فرزند اپنے مان باپ کے پانون پر بوسہ دیتا ہے تو حق تعالی ہزار برس کی عبادت کا ثواب اسکے نامۂ اعمال مین ثبت کر دیتا ہے اور اسکو بخش دیتا ہے منقول ہے کہ ایک جوان گنہگار تباہ کار نے اس جہان سے انتقال کیا لوگون نے اسکو خواب مین دیکھا کہ بہشت کے اندر حاجیون کے جتھے مین چل پھر رہا ہے۔ لوگون کو بڑا تعجب ہوا اس سے پوچھا کہ دولت مغفرت تو نے کہان سے پائی حالانکہ تو نے دنیا مین کوئی نیک کام نہین کیا تھا اس نے

کہا ہان مین دنیا مین ایسا ہی تھا کہ میری ایک بڑھیا مان تھی جب مین گھر سے باہر کہین جانے
لگتا تو اپنی مان کے پائون پر سر رکھکے اور بوسہ دے کے کہین جاتا ہان وہ دعا دیتی کہ حق تعالیٰ
تجکو بخشے اور حج کا ثواب عطا فرمائے حق تعالیٰ نے مان کی دعا قبول کی اور مجکو بخشدیا اور
حج کا ثواب عطا فرمایا اسلئے حاجیون کے جھتے مین بہشت کے اندر چل پھر رہا ہون ۔ نیز
ایک وقت خواجہ بایزید بسطامیؒ سے لوگون نے پوچھا کہ یہ دولت حقائق معارف تمکو کیونکر
ملی فرمایا کہ جب مین سات برس کا تھا تو مسجد مین اُستاد کے پاس قرآن پڑھنے جایا کرتا تھا
ایک روز یہ آیت پڑھی کہ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (یعنی مان باپ کے ساتھ احسان
کرنا چاہیئے) مین نے اُستاد سے اس آیت کے معنی پوچھے اُنھون نے کہا کہ قرآن مین
حکم ہوتا ہے کہ مان باپ کی خوب خدمت کرو جیسے میری (کہ مین تمھارا پروردگار ہون)
خدمت کرتے ہو۔ جب مین نے اُستاد سے یہ سنا تختی لیکر مان کے پاس آیا اور مان
کے پائون پر سر رکھ کے کہا کہ اے مان آج مین نے سُنا ہے کہ حق تعالیٰ ایسا ایسا
فرماتا ہے آپ خدا سے دعا کرین کہ خدا مجکو ایسی توفیق دے کہ مین آپکی خدمت کما حقہ
کرسکون ۔ جب یہ عرض مین نے مان باپ سے کی اُن کا دل مجھ مسکین پر بہت کُڑھا
دو رکعت نماز اُنھون نے پڑھی اور قبلہ رو ہو کے دعا کیلئے دونون ہاتھ پھیلائے اور
مجکو خدا کے سپرد کیا ۔ یہ دولت مان ہی کی دعا کی برکت سے مجکو نصیب ہوئی دوسرے
یہ وجہ ہوئی کہ جاڑون کی فصل مین ایک رات میری مان نے آدھی رات گئے پانی پینے
کو مانگا مین آبخورے مین پانی بھر کے ہاتھ پر رکھکر لایا تو مان سو رہی تھین مین نے اُن کو
جگایا نہین آپ پانی لیے کھڑا رہا جب اخیر رات کو وہ جاگین تو مجکو آبخورہ پانی کا لیے
ہوے کھڑا دیکھا اور آبخورہ میرے ہاتھ سے لیا تو بہت سردی کیوجہ سے میرے ہاتھ کا چمڑا
آبخورے کے ساتھ اُکھڑ گیا مان نے شفقت سے کُڑھ کے میرا سر گود مین لیکر بوسہ دیا اور
کہا کہ مان کی جان تجھپر سے قربان تو نے بڑی تکلیف اُٹھائی پھر میرے لئے دعا کی کہ الٰہی
اسکو بخشیو اور بڑا مرتبہ عطا کریو۔ حق تعالیٰ نے مان کی دعا سُن لی اور یہ دولت مان کی دعا
کی بدولت مجکو عطا فرمائی ۔ دوسرے کلام اللہ کو دیکھنا بھی ایک عبادت ہے مین نے

شرح اولیاء مین لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص کلام اللہ مین نظر کرے اور اسکو پڑھے حق تعالی
فرماتا ہے کہ اُسکے نامۂ اعمال مین دُو ثواب لکھے جائین ایک ثواب نظر کرنے کا اور
ایک ثواب پڑھنے کا اور فرماتا ہے کہ جتنے حرف کلام اللہ مین ہین ہر حرف کے عوض کی
جگہ دس دس نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین لکھو۔ اور دس دس بدیان اُسکے نامۂ اعمال
مین سے محو کردو۔ فقیر نے عرض کیا کہ مصحف شریف لشکر اور سفر مین ہمراہ لیجانا چاہیئے یا نہین
فرمایا اوّل اوّل اسلام چندان ظاہر اور آشکارا نہین ہوا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم مصحف شریف سفر مین نہین لیجاتے تھے اور فرماتے تھے کہ شاید سفر مین کچھ خطا یا بھول
ہوجائے اور مصحف شریف چھوٹ جائے اور کافرون کے ہاتھ لگے تو بے ادبی ہو۔ جب
اسلام پھیلا اور آشکارا ہوا تو آپ مصحف شریف ہمراہ لیجاتے تھے۔
نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی کو بعد وفات کے لوگون نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ
خدائے تعالے نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا کہ ایک رات مین ایک شخص کے گھر مین
مہمان تھا اُس کے گھر مین ایک طاق کے اندر قرآن شریف رکھا تھا مین نے اپنے دل
مین کہا کہ یہان قرآن شریف رکھا ہے یہان کیونکر سوؤن پھر یہ خیال کیا کہ قرآن شریف ہی
کو یہان سے اٹھوا کر اور کہین رکھوا دون پھر دل مین یہ خیال گذرا کہ اپنی آسایش کیواسطے
قرآن شریف کو کیون اور کہین بھجواؤن۔ جب موت کا وقت قریب آپہونچا تو مین آخر ہوگیا
اُسوقت مجکو اس قرآن شریف کے ہمراہ بخشدیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن شریف
کو دیکھتا رہتا ہے خدائے تعالے اُسکی آنکھون کی روشنی زیادہ کرتا ہے کبھی اُن آنکھون مین
درد نہین ہوتا اور خشکی نہین پیدا ہوتی۔ چنانچہ ایک وقت ایک بزرگ اپنی جانماز پر بیٹھے تھے
اور اُن کے آگے قرآن شریف رکھا تھا کہ ایک اندھا آیا اور زمین پر سر جھکایا اور عرض
کی کہ مین نے کتنی دوائیان اپنی آنکھون کی کین اور کچھ سودمند نہوئین اب آپ کی خدمت
مین حاضر ہوا ہون اور فاتحہ کی درخواست رکھتا ہون تاکہ میری آنکھین اچھی اور روشن
ہوجائین اُن بزرگ نے قبلہ رو ہوکر فاتحہ پڑھی اور قرآن شریف جو اُن کے آگے رکھا
تھا اپنے ہاتھ مین اُٹھایا اور اُسکی دونون آنکھون پر ملا فوراً اُسکی آنکھین چراغ کی طرح

روشن ہوگئین۔ اسکے بعد فرمایا کہ جامع الحکایات مین مین نے لکھا دیکھا ہے کہ اگلے زمانہ
مین ایک جوان فاسق تھا کہ اسکے فسق کے سبب لوگ اس سے نفرت کھاتے تھے ہرچند
سب اُسکو منع کرتے تھے وہ ایک نہ سُنتا تھا الغرض جب وہ مرا تو لوگون نے اُسکو خواب
مین دیکھا کہ سر پر ایک تاج اور کمر پر ایک جڑاؤ پٹکہ باندھے ہوے اور بدن مین ایک
زرین جامہ پہنے ہوے ہے اور فرشتون کو حکم ہوا ہے کہ اُسکو بہشت مین لیجاؤ لوگون نے اُس سے
پوچھا کہ تو تو فاسق گنہگار تھا یہ دولت مغفرت کی تو نے کہان سے پائی فرمایا کہ جب مین دنیا
مین تھا تو یہ ایک نیکی مجھ مین تھی کہ مین جہان کہین قرآن شریف دیکھتا تھا تو اُٹھ کھڑا ہوتا تھا
اور خادمانہ وہان کھڑا رہتا اور نہایت حرمت کے ساتھ اُسمین نظر کرتا حقتعالی نے میرے
تمام گناہ اس ایک بات کی بدولت معاف کردیے اور مجکو بخشدیا اور قرآن شریف کیطرح
مجکو معزز و مکرم کردیا اور یہ مرتبہ عطا فرمایا تیسرے علماء کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے اگر
کوئی شخص علماء کی طرف دیکھتا ہے حق تعالی اس نظر سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے وہ روز قیامت
تک اُس شخص کے لئے خدا سے بخشش مانگتا ہے۔ اور جس کسی کے دل مین علماء و مشائخ کی
محبت ہوتی ہے خدائے تعالی ہزار سال کی عبادت اُسکے نامۂ اعمال مین لکھنے کا حکم فرماتا ہے
اور اگر اُسی حالت مین مرجائے تو حق تعالی اُسکو عالمون کا درجہ مرحمت فرماتا ہے اور اُسکا مقام
علیین ہوتا ہے۔ فتاوائے ظہیری مین مین نے لکھا دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جو کوئی علماء کی طرف بہت دیکھا کرتا ہے اور اُن کے ہمراہ چلتا پھرتا ہے اور
سات روز تک اُن کی خدمت کرتا ہے تو حقتعالی اُسکے تمام گناہون سے درگذر کرتا
ہے اور سات ہزار برس کی عبادت اور نیکی اُسکے نامۂ اعمال مین لکھتا ہے گویا اُس نے
ہر روز روزہ رکھا ہے اور ہر رات شب بیداری اور قیام کیا ہے۔ کہتے ہین اگلے زمانہ مین
ایک شخص تھا کہ جسوقت علما یا مشائخ کو دیکھتا اُن کی طرف سے مارے حسد کے منھ پھیر لیتا اور
عداوت قلبی کی وجہ سے اُن کو نہین دیکھ سکتا الغرض جب وہ مرا تو اُس کو کفنا کے قبر مین اُتارا
جب اُسکا منہ قبلہ کی جانب کیا جاتا تھا تو خودبخود دوسری جانب پھر جاتا تھا ہرچند لوگ
بار بار اُسکا منہ قبلہ کی جانب کردیتے تھے پھر بدستور سابق دوسری طرف پھر جاتا تھا۔ لوگونکو

نہایت تعجب و حیرت ہوئی کہ یہ کیا معاملہ ہے ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے مسلمانو یہ کیا کرتے ہو تم خود بھی تکلیف اُٹھاتے ہو اور مُردے کو بھی پریشان کرتے ہو اس مُردے کا مُنھ ہرگز ہرگز قبلہ رو نہیں ہوئیگا کیونکہ یہ شخص دنیا مین علماء و فضلاء و مشائخ کی طرف سے ہمیشہ مُنھ پھیر لیا کرتا تھا تو جو شخص علماء و مشائخ کی طرف سے مُنھ پھیر لیتا ہے ہم بھی اُسکی طرف سے اپنی رحمت پھیر لیتے ہین اور مردود و راندہ بارگاہ کر دیتے ہین اور قیامت مین اُسکو ریچھ کی صورت مین اُٹھائین گے۔ چوتھے خانہ کعبہ کیطرف دیکھنا بھی ایک عبادت ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خانہ کعبہ کی طرف دیکھتا رہتا ہے یہ بھی ایک عبادت اُسکے نامۂ اعمال مین لکھی جاتی ہے اور جو شخص خانہ کعبہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً کی طرف نظر کرتا ہے ہزار برس کی عبادت اور ایک حج کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور ایک مرتبہ کرامت کا اُسکو عنایت کرتے ہین۔ پانچوین اپنے پیر کی خدمت کرنا اور اُسکی طرف نظر کرنا بھی عبادت ہے مین نے کتاب معرفۃ المریدین مین لکھا دیکھا ہے کہ جناب خواجہ عثمان ہارونی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہین کہ جو شخص ایک روز اپنے پیر کی خدمت کما حقہ کرتا ہے اور ازراہ محبت اُسکی طرف نظر کرتا ہے حق تعالیٰ اُسکو بہشت مین ہزار محل رہنے کو عطا کریگا کہ ہر محل ایک ایک موتی کا ہوگا اور ہر محل کے ساتھ اُسمین ایک ایک حور عین مرحمت فرمائیگا اور ہزار برس کی عبادت اُسکے نامہ اعمال مین ثبت فرمائیگا اور کل کے روز قیامت مین بغیر حساب کے جنت مین داخل فرمائے گا اسکے بعد فرمایا کہ مُرید کو چاہیئے کہ جو کچھ زبان پیر سے سُنے اُسپر بہت ہوش کے ساتھ کان دھرے اور جو نماز یا ورد وظیفہ وغیرہ پیر ارشاد فرمائے اُسکو ضرور عمل مین لائے اور متواتر پیر کے حضور مین حاضر ہو اور خدمت واجبی کرے اور اگر متواتر حاضر ہونا ممکن و میسر نہو تو اسمین کوشش کرے۔ پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت مین ایک زاہد تھے کہ ستّو برس تک خدائے عزوجل کی عبادت کرتے رہے دن کو ہمیشہ روزہ رکھتے اور رات کو تمام رات قیام کرتے کہ ایک گھڑی اور ایک لحظہ خدائے تعالےٰ کی اطاعت سے خالی نہین رہتے اگر کوئی اُنکے پاس آتا تو اُسکو پند و نصیحت کرتے تھے آنے جانے والے سے یہ کہا کرتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (یعنی ہمنے جن وانس کو نہین پیدا کیا مگر اپنی عبادت کیلئے) یعنی اے بندو خداتعالی نے ہم کو اور تمکو صرف عبادت کیلئے پیدا کیا ہے نہ کھانے پینے اور عبادت سے غافل رہنے کے لئے تو اے مسلمانو ہمپر واجب ہے کہ سوائے طاعت وعبادت کے اور کسی کام مین ہرگز ہاتھ نہ ڈالین۔ الغرض جب اُن اہد نے انتقال فرمایا تو انکو لوگون نے خواب مین دیکھا اور اُنسے سوال کیا کہ خدائے تعالی نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا کہ اللہ تعالی نے مجکو بخشدیا پھر لوگون نے پوچھا کہ یہ مغفرت کس کام کی بدولت نصیب ہوئی فرمایا کہ جتنے اعمال کہ مین نے کیے حتی کہ رات دن بیدار رہا اور کسیوقت اپنے تئین آسائش نہین دی یہ سب اعمال مطلق پسند نہین ہوئے فقط بخشش کا سبب اپنے پیر کی خدمت کرنا ہے حکم ہوا کہ تو نے جو اپنے پیر کی خدمت کرنے مین قصور نہین کیا یہ کام تیرا ہمکو پسند آیا لہذا ہم نے تجکو بخشدیا۔ اسکے بعد خواجہ ادام اللہ تقواہ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ کل قیامت مین مومنین اور اولیاء صادق اور مشائخ طریقت اور صدیقون کو قبر سے اُٹھائینگے اور اُنکی کملیان اُنکے کندھون پر پڑی ہونگی ہر کملی مین سے سو ہزار ریشے لٹکتے ہونگے سو اُن بزرگون کے مرید اور فرزند آکر اُن کملیون کے ریشون مین لٹک کر کھڑے ہونگے جب تمام خلق حشر قیامت سے فارغ ہوجائے گی اُسوقت حقتعالی اُنکو وہ قوت بخشے گا کہ فوراً پل صراط کے نزدیک پہونچ جائینگے اور اُس کملی کو وہ بزرگ اور اُنکے مرید وفرزند پکڑ کے تین ہزار برس کی راہ قیامت کے عذابون سے گذر کر پار اتر جائین گے اور اپنے آپکو بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوا پائین گے ذرہ بھر بھی سختی اُن کو نہ پہونچے گی جب خواجہ نے یہ فوائد تمام کیے تو تلاوت کلام اللہ مین مشغول ہوئے اور سب لوگ اور یہ فقیر مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوئے الحمد للہ علی ذالک

مجلس ششم پنجشنبہ کے روز دولت پابوس حاصل ہوئی شیخ برہان الدین چشتی اور شیخ محمد صفاہانی اور اور بھی چند درویش جامع مسجد بغداد کے اندر خواجہ علیہ الرحمۃ کی خدمت مین حاضر تھے قدرت الہی کا ذکر چھڑا آپنے ارشاد فرمایا کہ خداتعالی نے اپنے علم وقدرت سے عالم مین تمام چیزین پیدا کی ہین اگر آدمی اُنکے کنہ مین غور کرے تو ایک دم مین ہوش باختہ اور حواس پراگندہ ہوجائین اور دیوانہ ومجنون ہوجائے۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک وقت حضرت

رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کہف کے دیکھنے کی آرزو کی فرمان آیا کہ ہم نے حکم کردیا ہے کہ تم اُنکو دنیا مین نہین دیکھ سکو گے آخرت مین دیکھ لینا ہان اگر تم چاہو تو مین اُن کو تمھارے دین مین داخل کردون پھر آپ نے اپنے اصحاب سے ارشاد کیا کہ اس کملی کو لیجاؤ اور اصحاب کہف کے غار مین اسکو ڈالو۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گئے اور اصحاب کہف سے سلام کیا حقتعالی نے اُنکو زندہ کردیا تو اُنھون نے جواب سلام کا دیا پھر یاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنپر دین محمدی پیش کیا اُنھون نے قبول کیا پھر خواجہ نے یہ فرمایا کہ ایسی کونسی چیز ہے جو خدا تعالی اُسپر قادر نہین ہے تو مرد کو چاہیئے کہ اُسکے حکمون مین ذرا بھی قصور نکرے کیونکہ ہونا وہی ہے جو وہ چاہتا ہے۔ اس مقام پر خواجہ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ ایک وقت مین حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی خدمت مین حاضر تھا اور ایک جماعت درویشون کی بیٹھی تھی متقدمین صوفیہ کے مجاہدات وریاضات اور اُن کے فوائد کا حال بیان ہورہا تھا کہ اس اثنا مین ایک بڈھا ضعیف منحنی نہایت نحیف وزار عصا ٹیکتا ہوا آیا اور سلام کیا خواجہ نے جواب سلام کا دیا اور اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُسکو نہایت خوشی سے اپنے پہلو مین بٹھایا اُس پیرمرد نے احوال شروع کیا کہ آج تیس برس کا عرصہ ہوا کہ میرا لڑکا مجھ سے جدا ہے اور کہین چلا گیا ہے اُسکے مرنے جینے کی کچھ خبر تک معلوم نہین اُسکی درد جدائی سے میرا یہ حال ہوگیا ہے حضور کی خدمت مین آیا ہون اور اُسکے آنے اور صحت وسلامتی کے لیے فاتحہ واخلاص کی درخواست رکھتا ہون جب خواجہ عثمان ہارونیؒ نے یہ بات سُنی تو مراقبے مین سر جھکایا تھوڑی دیر کے بعد سر اُٹھا کے حاضرین کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اس پیرمرد کے گم شدہ لڑکے کے آنے کیلئے فاتحہ اور اخلاص پڑھو جب آپ اور سب درویشون نے فاتحہ واخلاص تمام کی پیرمرد سے کہا جاؤ اور ایک لحظے کے بعد اپنے لڑکے کو ہمارے پاس ملاقات کے واسطے لیکے آؤ جونہی پیرمرد نے زبان مبارک سے یہ سُنا فوراً روبرو خواجہ کے سر جھکا کے واپس گیا ابھی راستے ہی مین تھا کہ کسی نے پیرمرد کا ہاتھ پکڑ کے کہا مبارک ہو تمھارا لڑکا آگیا خوشی خوشی گھر مین آیا اور لڑکے سے ملاقات کی اُس پیرمرد کی آنکھین ضعیف ہوگئی تھین لڑکے کو دیکھتے ہی

روشن ہوگئین اور اُلٹے پانؤن لڑکے کو لیکر خواجہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور لڑکے کو پابوس
کرایا خواجہ علیہ الرحمۃ نے اُسکو اپنے آگے بلاکے پوچھا کہ میان تم کہان تھے اُسنے کہا کہ بیچ سمندر
مین کشتی پر تھا صاحب کشتی نے مجکو پکڑکر زنجیرے جکڑ رکھا تھا آج مین اسی جگہ بیٹھا تھا کہ ایک درویش
آپ کی شبیہ گویا آپ ہی تھے آئے اور میرے پانؤن کی زنجیر توڑکر میری گردن زور سے پکڑی
اور اپنے آگے مجکو کھڑا کیا اور فرمایا کہ اپنا پانؤن میرے پانؤن پر رکھ لے اور آنکھین بند کرجیسا
اُن درویش نے حکم کیا مین نے وہی کیا تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ آنکھین کھول مین نے
جون ہی آنکھین کھولین تو اپنے آپ کو اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا پایا۔ اتنی بات کہنے
پایا تھا اور چاہتا تھا کہ اور کچھ کہے حضرت شیخ الاسلام نے دانت کے نیچے انگلی دباکر
منع کیا کہ اب مت کہہ پیر مرد اُٹھا اور اپنا سر خواجہ کے قدمون پر رکھ کے فرمایا کہ الحمدللہ
ابھی تک ایسے قدرت والے مردان خدا موجود ہین مگر اپنے آپ کو چھپائے رکھتے ہین
پھر فرمایا کہ یہ سب خدائے عزّوجل کی قدرت ہے پھر اسکے بعد اسی موقع پر فرمایا کہ کعب الاحبار
روایت کرتے ہین کہ خدائے عزّوجل نے اپنی قدرت سے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے (ایسی ہیبت
وبزرگی کے ساتھ کہ خدا ہی کو اُسکا علم ہے) اُس فرشتہ کا نام ہابیل ہے اور وہ فرشتہ اپنے دونون
ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے ایک مغرب کیطرف دوسرا مشرق کیطرف اور یہ تسبیح کہتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اور وہ فرشتہ دن کی روشنی اور رات کی تاریکی پر مؤکل ہے جو ہاتھ کہ
مشرق کیطرف ہے اُسمین دن کی روشنی رکھتا ہے اور جو مغرب کی طرف ہے اُسمین رات کی
تاریکی رکھتا ہے اگر وہ فرشتہ ہاتھ سے روشنی چھوڑتا ہے تو دن ہوتا ہے رات ہرگز نہین ہوسکتی
اور جب تاریکی ہاتھ سے چھوڑتا ہے تو رات ہوجاتی ہے دن ہرگز نہین ہوسکتا اور اُسکے روبرو
ایک تختی معلق لٹکی ہوئی ہے اُسمین سیاہ وسفید لکیرین کھنچی ہین وہ اُنکو دیکھکر کبھی گھٹتا ہے
اور کبھی بڑھتا ہے جب گھٹتا ہے تو دن کی روشنی کم ہوتی ہے اور رات کی تاریکی زیادہ اور
جب بڑھتا ہے تو دن کی روشنی زیادہ ہوتی ہے اور رات کی تاریکی کم ہوجاتی ہے اسی وجہ
سے کبھی دن بڑا ہوتا ہے اور کبھی رات خواجہ یہ فوائد تمام کرکے ہاے ہاے کرکے رونے لگے
اور آنکھون مین آنسو بھر لائے اور حالت سکر مین تھے کہ فرمانے لگے کہ مردان خدا ایسے ہین کہ

جو کچھ عالم مین عجائب قدرت الٰہیہ سے ظاہر ہوتا ہے سب اُنکی نظر سے گذرتے ہین اور دیکھکر
بندگان خدا سے بیان کرتے ہین اور اُن کو آگاہی بخشتے ہین اور ایک اور فرشتہ اس بزرگی
اور ہیبت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے کہ ایک ہاتھ اُسکا آسمان پر ہے اور ایک زمین پر جو ہاتھ آسمان پر ہے اُس مین ہوا کو محفوظ
رکھتا ہے اور جو ہاتھ زمین پر ہے اُسمین پانی کو محفوظ رکھتا ہے اگر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ سے پانی
کو چھوڑ دے تو تمام جہان غرق ہو جائے اور اگر ہوا کو چھوڑ دے تو تمام عالم زیر و زبر ہو جاوے
اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے کوہ قاف کو اس بزرگی کے ساتھ پیدا کیا ہے
کہ تمام دنیا کا احاطہ کیے ہوے ہے دنیا اور تمام چیزین اُس پہاڑ کے اندر ہین چنانچہ کلام اللہ
مین اُسکی عظمت کیساتھ قسم مذکور ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ (یعنی قسم ہے
قاف اور قرآن مجید کی) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ حق
سبحانہٗ و تعالیٰ نے ایک اور فرشتہ پیدا کیا ہے وہ فرشتہ اُسی پہاڑ پر بیٹھا ہوا ہے (اور اُسکی تسبیح
یہ ہے) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس فرشتہ کا نام قرتائیل ہے وہ اسی پہاڑ پر مؤکل
ہے کبھی وہ ہاتھ کھولتا ہے اور کبھی بند کرتا ہے اُسکے ہاتھ مین تمام روے زمین کی رگین ہین جب
خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ زمین پر تنگی ڈالے تو اُس فرشتے کو حکم کرتا ہے کہ زمین کی رگین کھینچ لے وہ
کھینچ لیتا ہے تو تمام زمین کی رگین سمٹ آتی ہین اور پانی کے چشمے خشک ہو جاتے ہین اور
زمین مین سبزہ نہین اُگتا اور جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ زمین پر فراخی بھیجے تو اُس فرشتے کو
حکم ہوتا ہے کہ زمین کی رگین کھولدے وہ کھولدیتا ہے تو زمین مین چشمے خوب جاری ہو جاتے
ہین اور تمام سبزہ زار شاداب ہو جاتا ہے اور جب خداے تعالیٰ چاہتا ہے کہ خلق کو ڈرائے
اور اپنی قدرت کو اُنپر ظاہر کرے اُس فرشتہ کو حکم ہوتا ہے کہ زمین کی رگون کو ہلادے وہ
ہلا دیتا ہے تو زلزلہ پیدا ہوتا ہے اور زمین ہلتی ہے اور لرزتی ہے (جسوقت تک کہ حکم رہتا
ہے) اُسکے بعد فرمایا کہ مین نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحؒ کی زبان مبارک سے سُنا ہے اور
شیخ سیف الدین باخرزیؒ سے کہ اسرار العارفین مین ہمنے لکھا دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس
جہان سے علاوہ چالیس جہان اس سے چوگنے چوگنے اُس پہاڑ کے اندر پیدا کیے ہین
اور اُس پہاڑ کے اُدھر چالیس جہان اور پیدا کیے ہین کہ ہر جہان کی اُنمین سے چار چار سَو

قسمتین ہین اور ہر قسمت اُن کی اِس جہان سے چوگنی ہے اور اُن جہانون مین مطلق تاریکی
نہین اور ہرگز رات نہین ہوتی ہمیشہ نور پھیلا رہتا ہے اور اُن کی زمین سونے کی ہے
اُن جہانون کو نہ آدمی جانتے ہین نہ جن نہ شیاطین اور نہ اُنمین بہشت ہے اور نہ دوزخ
جس روز سے کہ خدا تعالیٰ نے اُن جہانون کو بنایا ہے اُنمین فرشتے رہتے ہین اور وہ ہمیشہ
یہی تسبیح پڑھا کرتے ہین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پس وہ کل جہان گویا چالیس
حجاب ہین کہ اُن کے پیچھے اور حجاب ہین اُنکی بزرگی وکلانی خدا کو معلوم ہے سوا خدا کے کوئی
نہین جانتا اِسکے بعد فرمایا کہ اِس کوہ قاف کو ایک گائے کے سر پر رکھا ہے بزرگی اور
کلانی اُس گائے کی تین ہزار سال کی راہ کے برابر ہے وہ گائے کھڑی ہوئی خدا تعالیٰ کی
حمد وثنا کر رہی ہے اور اُس گائے کا سر مشرق مین ہے اور اُسکی دم مغرب مین اِس کے بعد
شیخ عثمان ہارونی رح نے قسم کھا کے فرمایا کہ جسدن یہ حکایت زبان مبارک حضرت شیخ مودود چشتی رح
سے مین نے سنی تو شیخ مذکور نے مراقبہ مین سر جھکایا اور ایک درویش اُسوقت اُن کی خدمت
مین حاضر تھے اُنھون نے بھی مراقبہ کیا اور ایکبارگی دونون صاحب خرقے کے اندر ہی اندر
سے غائب ہوگئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اس عالم مین واپس آئے تو اُس درویش نے قسم
کھا کے کہا کہ مین اور شیخ مودود چشتی دونون شخص کوہ قاف کے پاس تھے چالیس جہان کہ خواجہ
علیہ الرحمہ نے فرمائے تھے اور وہ عالم غیب مین تھے ہمنے خوب معائنہ کیے ایک سر مو تجاوز
نہین نکلا۔ اِس مکاشفہ کا یہ سبب تھا کہ جسوقت شیخ مودود چشتی علیہ الرحمۃ یہ حکایت بیان
فرماتے تھے میرے دل مین کچھ شک پیدا ہوگیا تھا جب شیخ نے یہ معائنہ کیا تو اُسکو اُس
مکاشفہ کے ذریعہ سے دفع کر دیا تب حضرت شیخ الاسلام خواجہ معین الحق والدین ادام اللہ
تقواہ نے فرمایا کہ فقیر کو قوت باطنی ایسی ہی چاہیئے کہ حکایات اولیاء مین جو کوئی سننے والا
شک کرے وہ اُسکو معائنہ کرادے۔ اور قوت کرامت کو اُسپر جتادے۔ پھر ایک قصہ اپنا بیان
فرمایا کہ ایک وقت دعاگو سمرقند کی طرف بطور سفر کے کیا گیا تھا محلہ امام ابو اللیث سمرقندی
کے قریب ایک بزرگ دانشمند مسجد بنواتے تھے اور کھڑے ہوے بتا رہے تھے کہ اِسطرف
محراب بناؤ اِسیطرف قبلہ ہے یہ دعاگو بھی اُسوقت اُسی جگہ کھڑا تھا مین نے کہا کہ اِسطرف نہین

دوسری طرف ہے بتایا کہ اس طرف ہے ہرچند آپ نے کہا اُنھون نے ایک نہ سُنی پھر تو اس دعاگو نے اُنپر تف کیا اور اُنکی گردن پکڑ کے کہا کہ دیکھو یہ سمت قبلہ ہے کہ نہین جب اُنھون نے خود کعبہ آنکھون سے دیکھ لیا تو یقیناً جان لیا کہ ہان یہی سمت قبلہ ہے۔ اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ حق تعالی نے جسدن دوزخ کو پیدا کیا اُسی روز ایک سانپ کو بھی پیدا کیا وہ سانپ اتنا بڑا ہے کہ اُسکو حکم ہوا کہ لے سانپ مین ایک امانت تیرے پاس رکھتا ہون اُسکو نگاہ رکھیو اُسنے کہا کہ اے پروردگا مین تیرا فرمانبردار ہون پھر ندا ہوئی کہ اپنا منھ کھول اُسنے منھ کھولا تو فرشتون کو حکم ہوا کہ دوزخ کو پکڑ کے اُسکے مُنھ مین رکھدو اُنھون نے دوزخ کو پکڑکر سانپ کے مُنھ مین رکھدیا پھر سانپ کو حکم ہوا کہ اپنا منھ بند کرلے اُسنے اپنا منھ بند کرلیا۔

اب وہ دوزخ اُس سانپ کے مُنھ مین ہے اور وہ سانپ ساتون زمینونکے نیچے رہتا ہے دوزخ اُس سانپ کے مُنھ مین نہوتی تو تمام عالم کو جلادیتی اور سارا جہان ہلاک ہوجاتا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو فرشتون کو حکم ہوگا کہ دوزخ کو اُس سانپ کے منھ مین سے نکال لاؤ۔ دوزخ مین ہزار زنجیرین بڑی بڑی لگی ہونگی اور ہر زنجیر کو ہزار ہزار ایسے ایسے قوی وتن آور فرشتے پکڑکر کھینچین گے کہ اگر خداے تعالی اُنمین سے ایک کو بھی حکم دیدے تو وہ تمام عالم کا ایک لقمہ کرجاے پھر بھی بڑی مشکل سے محض بواسطۂ قدرت الٰہی وہ کھینچ سکینگے اور اُسکو روشن کردینگے اُسوقت تمام میدان محشر اُسکے دھوئین سے بھرجائیگا اور دھوان ہی دھوان معلوم ہوگا۔ اس مقام پر خواجہ علیہ الرحمۃ نے یہ فوائد تمام کرکے فرمایا کہ جس کسی کو اُس دن کے عذاب سے اپنا چھٹکارا کرنا منظور ہو وہ آج کے دن اطاعت کرے کہ خدا کے نزدیک اُس سے بڑھکر کوئی اطاعت نہین۔ اس دعاگو نے عرض کیا کہ وہ کون سی اطاعت ہے فرمایا عاجزون کی فریادرسی کرنا بیچارون وحاجتمندون کی حاجت روا کرنا بھوکون کو کھلانا ننگون کو پہنانا کہ خداے تعالی کے نزدیک اِن اعمال سے بڑھکر کوئی عمل نہین جب خواجہ نے یہ فوائد تمام کیے سب لوگ نیز یہ دعاگو اُٹھ کھڑے ہوے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ہفتم۔ چہارشنبہ کے روز دولت پابوس میسر ہوئی چند شخص حاجی خانۂ کعبہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً سے آئے ہوے تھے سورۂ فاتحہ مین گفتگو ہورہی تھی آپ نے زبان مبارک سے

ارشاد فرمایا کہ مین نے آثار مشائخ طبقات مین لکھا دیکھا ہے کہ حاجتین روا ہونے کے لئے سورۂ فاتحہ بہت پڑھنا چاہیئے حدیث شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کسی کو کوئی مہم یا مشکل پیش آے تو سورۂ فاتحہ کو اس طریقے سے پڑھا کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین الآیۃ یعنی رحیم کی میم کو الحمد مین داخل کردے اور آخر مین آمین کے وقت ہر بار تین مرتبہ آمین کہے حق سبحانہ وتعالی اسکی مہم ومشکل کا کفیل ہوجائے گا اور اسکو روا وآسان کردیگا۔ اسکے بعد اسی موقعہ پر فرمایا کہ ایک وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اور اصحاب آپ کے گرد حاضر تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ وتعالی نے مجکو بہت سی فضیلتین عطا فرمائی ہین کہ مجھ سے پیشتر جتنے پیغمبر گذرے کسیکو وہ فضیلتین نہین عطا فرمائین پھر آپ نے فرمایا کہ ایک روز مین بیٹھا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین نے جو کتاب مجید تمہارے پاس بھیجی ہے اسمین ایک سورۃ ایسی بھیجی گئی ہے کہ اگر وہ سورۃ توراۃ مین ہوتی تو کوئی شخص اُمت موسی علیہ السلام مین سے جہودی نہ ہوتا اور اگر یہ سورۃ انجیل مین ہوتی تو کوئی شخص اُمت عیسی علیہ السلام مین سے ترسا نہوتا اور اگر یہ سورۃ زبور مین ہوتی تو کوئی شخص اُمت داؤد علیہ السلام مین سے مغ نہوتا یہ سورۃ فرقان حمید مین اسلیے بھیجی گئی ہے تاکہ اس سورۃ کی برکت سے تمھاری اُمت کے لوگ خدائے تعالی کے روبرو مظفر ہون اور قیامت کے دن عذاب دوزخ اور ہول محشر سے رہائی پائین اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہے اُس خدائے کریم کی جسنے تمکو خلق کی طرف راستی کے ساتھ بھیجا ہے کل دریا روے زمین کے دوات ہوجائین اور تمام جہان کے درختون کے قلم بنائے جائین اور ساتون آسمان وزمین کاغذ ہوجائین تو بھی ابتدائے پیدایش عالم کیوقت سے قیامت کے دن تک اِس سورۃ کے پڑھنے اور مطالعہ کرنیکی برکتین ہرگز نہین لکھی جاسکتین اسکے بعد خواجہ ادام اللہ بقادہ نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ فاتحہ کل دردون اور بیماریون کی دوا اور ان سب کے لئے شفا ہے۔ جو بیمار کسی علاج سے اچھا نہو تو فجر کی سنتون اور فرضون کے بیچ مین بسم اللہ کے ساتھ اکتالیس بارہ سورۂ فاتحہ پڑھکے اُسپر دم کرین حقتعالی ضرور اس سورۃ کی برکت سے اُسکو شفا عطا فرمائیگا حدیث شریف مین آیا ہے قال النبی

صلے اللہ علیہ وسلم اَلْفَاتِحَۃُ شِفَاءٌ کُلِّ دَاءٍ (ترجمہ) یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ فاتحہ ہر درد کی دوا ہے آسکے بعد اسی امر کے متعلق یہ فرمایا کہ ایک وقت ہارون الرشید نوراللہ مرقدہٗ کو ایک تکلیف سخت ہوئی اور دو برس سے زیادہ تک اسمین مبتلا رہے جب علاج سے عاجز ہو گئے تو وزیر کو حضرت خواجہ فضیل عیاض کی خدمت مین بھیجا اور کہا کہ مین اس زحمت کے سبب جان سے عاجز ہو گیا ہون اور جو کوئی علاج کیا سود مند نہین ہوا۔ الغرض چونکہ اس کام کا وقت آگیا تھا خواجہ فضیل عیاض فوراً اٹھ کھڑے ہوے اور ہارون الرشید کی خدمت مین آکر اپنا دست مبارک ہارون رشید پر رکھا اور سورۂ فاتحہ اکتالیس بار پڑھ کے اُن پر دم کی ابھی اچھی طرح دم بھی نہ کیا تھا کہ اُنھون نے صحت پائی پھر فرمایا ایک وقت حضرت امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ ایک بیمار کے پاس پہونچے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کے دم کی اُسنے اُسیوقت صحت پائی پھر ایک شخص اوراس بیمار کی عیادت کو آیا تھا پوچھا کہ کیونکر صحت ہوگئی اُسنے کہا کہ امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تھے جیسے ہی اُنھون نے سورۂ فاتحہ پڑھی مجکو فوراً صحت ہوگئی ابھی اُس بیمار نے یہ بات پوری نہین کی تھی کہ وہ شخص بدعقیدگی کے سبب اُسی بیماری مین مبتلا ہو گیا اور آخر کو اُسی مین مرا تو آدمی کو چاہیے کہ ہر کام مین صدق اور عقیدۂ نیک رکھے اگر نیک عقیدہ ہو تو فقط ہاتھ ہی رکھنے سے صحت حاصل ہوجا ہے چہ جائیکہ اُسپر سورۂ فاتحہ دم کیجائے کیونکہ وہ تو بالیقین ہر درد کی دوا ہے اسکے بعد فرمایا کہ تفسیر مین آیا ہے کہ خداتعالی نے کل سورتون کے لئے ایک ایک نام مقرر کیا ہے اور سورۂ فاتحہ کے سات نام رکھے ہین اوّل فاتحۃ الکتاب دوسرا اسبع المثانی تیسرا اُم الکتاب چوتھا اُم القرآن پانچوان سورۂ مغفرت چھٹا سورۂ رحمت ساتوان سورۃ الثانیہ اور اس سورۃ مین سات حرف نہین آئے ہین۔ پہلا حرف (ث) کیونکہ یہ اوّل حرف ثبور کا ہے یعنی ہلاکت اور اس سورۃ کے پڑھنے والے کو ثبور سے کچھ کام نہین ہے دوسرا حرف (ج) کیونکہ جیم پہلا حرف جہنم کا ہے اور اس سورۃ کے پڑھنے والے کو جہنم سے کچھ سروکار نہین ہے تیسرا حرف (ز) کیونکہ زے پہلا حرف زقوم کا ہے اور اس سورۃ کے پڑھنے والے کو زقوم سے کچھ سروکار نہین ہے۔ چوتھا حرف (ش) کیونکہ شین پہلا حرف شقاوت کا ہے اور اس سورۃ کے پڑھنے والے کو شقاوت سے کچھ سروکار نہین ہے۔ پانچوان حرف (ظ) کیونکہ ظ

پہلا حرف ظلمت (یعنی تاریکی) کا ہے اور اس سورۃ کے پڑھنے والے کو ظلمت سے کچھ سروکار نہین ہے چھٹا حرف (ف) کیونکہ فے پہلا حرف فراق کا ہے اور اس سورۃ کے پڑھنے والے کو فراق سے کچھ سروکار نہین ہے۔ ساتوان حرف (خ) کیونکہ خے پہلا حرف خواری کا ہے اور اس سورۃ کے پڑھنے والے کو خواری سے کچھ سروکار نہین ہے اور اس سورۂ فاتحہ مین سات آیتین ہین امام ناصر بستی لکھتے ہین کہ اس سورۃ مین سات آیتین ہین اور آدمی کے بدن مین بھی سات عضو بڑے بڑے پیدا کیے گئے ہین سو جو بندہ ان آیتون کو پڑھتا رہتا ہے حق سبحانہ و تعالیٰ اُسکے ساتون اعضا کو ساتون دوزخ سے بچاوے گا۔ اور مشائخ طبقات اور اہل سلوک لکھتے ہین کہ حقتعالیٰ نے اس سورۃ مین ایکسو چوبیس حرف ارشاد فرمائے ہین اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغامبر ہوے ہین سو برابر عدد ہر حرف کے کہ اس سورۃ مین ہین ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون کا ثواب دیا جائیگا کہ اسکے پڑھنے والے اسکی برکت سے شاد شاد ہو جاوینگے اِس مقام پر اسکی مثال یہ بیان کی کہ اَلحَمدُ مین پانچ حروف ہین اور حقتعالیٰ نے رات دن مین پانچ وقت کی نماز مقرر فرمائی ہے سو جو بندہ ان پانچ حرفون کو پڑھتا ہے جو کچھ نقصان کہ اسکی ان پانچ نمازون مین واقع ہوگا خدا تعالےٰ اُس بندہ سے وہ نقص معاف کرے گا پھر فرمایا کہ لِلّٰہِ مین تین حروف ہین اگر تین کو پانچ مین ملا دو تو آٹھ ہونگے سو خداے تعالیٰ اسکے پڑھنے والے کیلئے آٹھون بہشت کے آٹھون دروازے کھولدیگا کہ جس دروازے سے چاہے بہشت مین داخل ہو اور رَبِّ الْعَالَمِینَ مین دس حروف ہین اگر دس کو آٹھ مین ملا دو تو اٹھارہ ہونگے اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کیے ہین تو جو بندہ یہ اٹھارہ حروف پڑھتا ہے برابر عدد ہر حرف کے کہ اس مین ہین اٹھارہ ہزار عالم کا ثواب پاویگا اَلرَّحْمٰنِ مین چھ حروف مین اگر چھ کو اٹھارہ مین ملا دو تو چوبیس ہونگے اور حقتعالیٰ نے رات دن مین چوبیس گھڑیان بنائی ہین تو جو بندہ ان چوبیس حرفون کو پڑھیگا اس رات دن مین گناہون سے ایسا پاک ہوجاویگا کہ گویا آج مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اَلرَّحِیْمِ مین بھی چھ حروف ہین اگر چھ کو بیس مین ملا دو تو تیس ہونگے اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے پل صراط کو تیس ہزار برس کی راہ کی مسافت کا بنایا ہے سو جو بندہ کہ ان تیس حرفونکو پڑھیگا پل صراط کی تیس ہزار برس کی راہ سے بآسانی بجلی کیطرح گذر جاویگا

مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ مین بارہ حروف ہین اگر بارہ کو تیس مین ملا دو تو بیالیس ہونگے اور حق سبحانہ وتعالی نے سال کے بارہ مہینے بنائے ہین تو جو بندہ کہ ان بارہ حرفون کو پڑھے گا جو گناہ کہ اس سال بھر مین کیے ہونگے حق تعالی اُنکو بالکل معاف کردیگا اِیَّاكَ نَعۡبُدُ مین آٹھ حروف ہین اگر آٹھ کو بیالیس مین ملا دو تو بچاس ہونگے اور حق سبحانہ وتعالی روز قیامت کو برابر بچاس ہزار برس کے کردیگا سو جو بندہ اِن بچاس حرفون کو پڑھے گا حق تعالی اُسدن اُسکے ساتھ وہ معاملہ کریگا جو صدیقون کے ساتھ کریگا وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ مین گیارہ حروف ہین اگر گیارہ کو بچاس مین ملا دو تو اکسٹھ ہونگے اور حق سبحانہ وتعالی نے دنیا اور آسمان مین اکسٹھ دریا پیدا کیے ہین تو جو بندہ اُن اکسٹھ حرفون کو پڑھے گا جتنے قطرے کہ اُن دریاؤن مین ہین اتنی ہی نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین لکھی جائینگی اور اُتنی ہی بدیان اُسکے نامہ اعمال سے محو کردی جائینگی اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ مین اُنیس حروف ہین اگر اُنیس کو اکسٹھ مین ملا دو تو اسی ہونگے اور دنیا مین شراب پینے والے پر اسی دُرّے پڑنے کا حکم ہے سو جو بندہ ان اسی حرفون کو پڑھے گا حق تعالی اُس سے اسی دُرّے ساقط کرے گا یعنی فعل بد شرابخوری سے بچاوے گا صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ مین چوالیس حروف ہین اگر چوالیس کو اسی مین ملا دو تو ایکسو چوبیس ہونگے اور حق سبحانہ وتعالی نے خلق کی جانب ایکسو چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے ہین سو جو بندہ کہ ان ایکسو چوبیس حرفون کو پڑھے گا خداے تعالی ایکسو چوبیس ہزار پیغمبرون کا ثواب اُسکو عطا فرمائے گا اور بخشدے گا اسکے بعد فرمایا کہ ایک وقت مین شیخ عثمان ہارونی کے ہمراہ سفر مین تھا اور ہم دونون آدمی دجلہ کے کنارے پر پہونچے وہان اُسوقت کشتی نہ تھی کہ پار اُترجائین اور ہم جلد چلے جاتے تھے اسی اثنا مین خواجہ نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو جون ہی آنکھیں کھولی تو دیکھا تو اپنے آپکو اور شیخ کو دجلے کے اُس پار کنارہ پر کھڑا دیکھا دعا گو نے عرض کی کہ ہم کیونکر دجلے سے اُس پار اُتر گئے فرمایا کہ ہمنے پانچ بار سورۂ فاتحہ پڑھ کے دریا مین قدم رکھا تھا اُسکی برکت سے پار ہوگئے پس جو کوئی سورۂ فاتحہ کسی حاجت کے واسطے صدق دل سے پڑھے اور وہ حاجت روا نہو تو قیامت مین وہ میرا دامن پکڑے جب خواجہ نے یہ فوائد تمام کیے اور اشغال مین مصروف ہوئے تو سب

لوگ اور یہ دعا گو اٹھ کھڑے ہوے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ششم۔ پنجشنبہ کو دولت پابوس حاصل ہوئی۔ اوراد کے بارہ مین گفتگو ہو رہی تھی آپ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کچھ ورد اپنا مقرر کرے چاہیئے کہ ہر روز اسکو پڑھا کرے اور اگر کبھی دن کو نہ ممکن ہو تو رات کو سہی غرض ہر حال مین جو ورد مقرر کیا ہے ہمیشہ پڑھتا رہے اسکے بعد اپنا اور کوئی کام کرے کیونکہ حدیث شریف مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تَارِكُ الْوِرْدِ مَلْعُوْنٌ یعنی اپنے ورد کا چھوڑنے والا ملعون ہے اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ ایک وقت مولانا رضی الدینؒ نے گھوڑے کی سواری مین خطا کی اور گر پڑے اور پاے مبارک مین ضرب آئی جب گھر مین آئے اور سوچا کہ اس حادثہ کا باطنی کیا باعث ہے معلوم ہوا کہ شاید مین جو روز صبح کو سورہ یٰسٓ وظیفہ پڑھا کرتا تھا وہ آج فوت ہو گئی اس مقام پر اسی بیان کے مناسب یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک بزرگ تھے کہ انکو عبد اللہ مبارک کہتے تھے ایک وقت انسے ایک وظیفہ فوت ہو گیا اُسی وقت ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے عبد اللہ تمنے جو عہد ہمسے کیا تھا اسکو فراموش کر دیا یعنی جو تیرا روز کا وظیفہ تھا اسکو تو نے آج نہین پڑھا۔ پھر فرمایا کہ انبیا و اولیا اور مشائخ طریقت و مردان راہ خدا اپنا وظیفہ ہمیشہ پڑھتے رہتے تھے اور جو کچھ انھون نے اپنے مرشدون سے سنا اسکو ہمیشہ انجام دیتے رہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ ہمنے بھی جو کچھ ورد اپنے مرشدون سے پایا ہے اسکو ہمیشہ پڑھتے رہتے ہین اور تم لوگون سے بھی کہتے ہین کہ اپنا ورد و وظیفہ پڑھتے رہو اور کبھی فوت نہ کرو۔ اسکے بعد فرمایا کہ آدمی کو چاہیئے کہ صبح کو جب خواب سے بیدار ہو تو داہنے پہلو کے بل اُٹھے۔ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے پھر چاہیئے کہ وضو کامل کرے کل شرطون کے ساتھ بعدہٗ دو رکعت نماز بہ نیت تحیۃ الوضو ادا کرکے مصلے پر بیٹھا رہے اور چند آیتین سورہ بقرہ کی اور تین آیتین سورہ انعام کی پڑھے اور سو بار یہ ذکر کرے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر صبح کی سنتین پڑھے پہلی رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے الم نشرح اور دوسری رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے الم ترکیف پڑھا کرے اسکے بعد فرمایا کہ پھر سو بار پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِهٖ

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ جس وقت
فجر کی نماز پڑھ چکے تو رو بقبلہ بیٹھا رہے اور دس بار پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اسکے بعد تین بار پڑھے اَشْھَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر تین بار پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ
الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَتَکَرَّرَ الْجَدِیْدَانِ وَاسْتَصْحَبَ الْفَرْقَدَانِ وَالْقَمَرَانِ
بَلِّغْ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ مِّنِّی التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ اور تین بار پڑھے یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ
پھر تین بار پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور تین بار پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ
اِلَیْہِ اسکے بعد یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ کَشَّافُ الْکُرُوْبِ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اسکے بعد تین بار
پڑھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا سُبْحَانُ یَا سُلْطَانُ یَا غُفْرَانُ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اسکے بعد تین بار پڑھے
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا قَدِیْمُ یَا دَآئِمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا حَلِیْمُ یَا عَظِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا نُوْرُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا بَاقِیُ یَا حَیُّ
یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ اِقْضِ حَاجَتِیْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ اسکے بعد نو دو نہ نام
باری تعالی کے پڑھے اور وہ مشہور ہیں اور پھر نو دو نہ نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھے اور وہ یہ ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

١ مُحَمَّدٌ	٢ اَحْمَدُ	٣ حَامِدٌ	٤ مَحْمُوْدٌ	٥ قَاسِمٌ	٦ عَاقِبٌ	٧ خَاتِمٌ	٨ اَحِیْدٌ	٩ وَحِیْدٌ	١٠ قَیِّمٌ	١١ جَامِعٌ
١٢ مُقِیْمٌ	١٣ مُقْتَفٍ	١٤ رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ	١٥ رَسُوْلُ الرَّاحَۃِ	١٦ کَامِلٌ	١٧ اِکْلِیْلٌ	١٨ حَاشِرٌ	١٩ حَیٌّ	٢٠ مَاحٍ		
٢١ دَاعٍ	٢٢ سِرَاجٌ	٢٣ مُنِیْرٌ	٢٤ بَشِیْرٌ	٢٥ نَذِیْرٌ	٢٦ هَادٍ	٢٧ مَهْدِیٌّ	٢٨ رَسُوْلُ الرَّحْمَۃِ	٢٩ نَبِیٌّ	٣٠ طٰہٰ	

یٰسٓ	مُزَمِّلٌ	مُدَثِّرٌ	صَفِیٌّ	خَلِیْلٌ	کَرِیْمٌ	حَبِیْبٌ	مَجِیْدٌ	مُصْطَفٰی	مُرْتَضٰی	مُخْتَارٌ
نَاصِرٌ	قَایِمٌ	حَافِظٌ	شَاهِدٌ	عَادِلٌ	حَکِیْمٌ	نُوْرٌ	حُجَّةٌ	بَیَانٌ	بُرْهَانٌ	مُؤْمِنٌ
مُطِیْعٌ	مُذَکِّرٌ	وَاعِظٌ	وَاحِدٌ	اَمِیْنٌ	صَادِقٌ	نَاطِقٌ	صَاحِبٌ	مَکِّیٌّ	مَدَنِیٌّ	اَبْطَحِیٌّ
عَزِیْزٌ	هَاشِمِیٌّ	قُرَیْشِیٌّ	مُضَرِیٌّ	اُمِّیٌّ	عَزِیْزٌ	حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ		رَءُوْفٌ	یَتِیْمٌ	طَیِّبٌ
طَاهِرٌ	مُطَهَّرٌ	فَصِیْحٌ	سَیِّدٌ	مُتَّقِیٌّ	اِمَامٌ	بَارٌّ	حَقٌّ	مُبِیْنٌ	اَوَّلٌ	اٰخِرٌ
ظَاهِرٌ	بَاطِنٌ	رَحْمَةٌ	شَفِیْعٌ	مُحَرِّمٌ	اٰمِرٌ نَاهٍ	حَلِیْمٌ	شَهِیْدٌ	قَرِیْبٌ	مُنِیْبٌ	وَلِیٌّ
حَیٌّ	عَبْدُاللّٰهِ	مُحَمَّدٌ کَرَامَةُ اللّٰهِ		مُحَمَّدٌ اٰیَةُ اللّٰهِ		وَصَلِّ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ				

اسکے بعد تین بار یہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الصَّلٰوةِ شَیْءٌ وَارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الرَّحْمَةِ شَیْءٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الْبَرَکَاتِ شَیْءٌ بعد اسکے ایکبار آیۃ الکرسی پڑھے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ اسکے بعد تین بار پڑھے قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اسکے بعد تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے پھر سات بار پڑھے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ پھر تین بار یہ پڑھے رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اسکے بعد تین بار پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ الْاَحْیَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

اسکے بعد تین بار پڑھے سُبحَانَ الاَوَّلِ المُبدِئ سُبحَانَ البَاقِی المُعِیدُ اَللّٰہُ الصَّمَدُ
لَم یَلِد وَلَم یُولَد وَلَم یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ پھر تین بار پڑھے وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ
قَدِیرٌ وَّاِنَّ اللّٰہَ قَد اَحَاطَ بِکُلِّ شَیءٍ عَدَدًا پھر تین بار پڑھے اَتُوبُ تَوبَۃَ عَبدٍ
ظَالِمٍ ذَلِیلٍ لَا یَملِكُ لِنَفسِہٖ نَفعًا وَّلَا ضَرًّا وَّلَا مَوتًا وَّلَا حَیَاۃً وَّلَا نُشُورًا ہ اسکے
بعد تین بار پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا اَللّٰہُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ اَسئَلُكَ اَن تُحیِیَ
قَلبِی بِنُورِ مَعرِفَتِكَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اسکے بعد تین بار پڑھے یَا مُسَبِّبَ
الاَسبَابِ یَا مُفَتِّحَ الاَبوَابِ یَا مُقَلِّبَ القُلُوبِ وَالاَبصَارِ یَا دَلِیلَ المُتَحَیِّرِینَ
یَا غِیَاثَ المُستَغِیثِینَ اَغِثنِی تَوَکَّلتُ عَلَیكَ یَا رَبِّ فَوَّضتُ اَمرِی اِلَیكَ
یَا رَبِّ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَم
یَشَأ لَم یَکُن بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعبُدُ وَاِیَّاكَ نَستَعِینُ اسکے بعد ایک بار پڑھے اَللّٰھُمَّ
اِنِّی اَسئَلُكَ یَا مَن یَّملِكُ حَوَائِجَ السَّآئِلِینَ وَیَعلَمُ ضَمِیرَ الصَّامِتِینَ فَاِنَّ لَكَ
مِن کُلِّ مَسئَلَۃٍ مِّنكَ سَمعًا حَاضِرًا وَّجَوَابًا عَتِیدًا وَّاِنَّ مِن کُلِّ صَامِتٍ عِلمًا
نَاطِقًا فَاَعطِنَا مَوَاعِیدَكَ الصَّادِقَۃَ وَاَیَادِیكَ الشَّامِلَۃَ وَرَحمَتَكَ الوَاسِعَۃَ
وَنِعمَتَكَ السَّابِقَۃَ اُنظُر اِلَیَّ نَظرَۃً بِرَحمَتِكَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ اسکے بعد ایکبار
پڑھے یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا بُرھَانُ یَا سُبحَانُ یَا غُفرَانُ یَا ذَا الجَلَالِ
وَالاِکرَامِ پھر تین بار پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ ارحَم اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ
فَرِّج عَن اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اسکے بعد تین بار پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُكَ بِاسمِكَ الاَعظَمِ
اَن تُعطِیَنِی مَا سَئَلتُكَ بِفَضلِكَ وَکَرَمِكَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ اَلحَمدُ لِلّٰہِ
الَّذِی فِی السَّمٰوٰتِ عَرشُہٗ وَالحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی فِی القُبُورِ قَضَآؤُہٗ وَاَمرُہٗ وَالحَمدُ
لِلّٰہِ الَّذِی فِی البَرِّ وَالبَحرِ سَبِیلُہٗ وَالحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی لَا مَلجَاَ وَلَا مَنجَا اِلَّا
اِلَیہِ رَبِّ لَا تَذَرنِی فَردًا وَّاَنتَ خَیرُ الوَارِثِینَ ہ اسکے بعد تین بار پڑھے سُبحَانَ
اللّٰہِ مِلأَ المِیزَانِ وَمُنتَھَی العِلمِ وَزِنَۃَ العَرشِ وَمَبلَغَ الرِّضَآءِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مِلأَ المِیزَانِ وَمُنتَھَی العِلمِ وَزِنَۃَ العَرشِ وَمَبلَغَ الرِّضَآءِ بِرَحمَتِكَ یَا اَرحَمَ

الرَّاحِمِیْنَ پھر اسکے بعد ایک بار پڑھے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا کَرِیْمًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّ
بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّ بِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّ بِالْمُؤْمِنِیْنَ اِخْوَانًا اسکے بعد
تین بار پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ
لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اسکے بعد
چند بار پڑھے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا خَیْرُ اسکے بعد دس بار پڑھے نو بار تو
صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دسویں بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی پڑھے اسکے بعد ایکبار
پڑھے وَاَشْھَدُ اَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّ الْمِیْزَانَ حَقٌّ وَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّ
السُّؤَالَ حَقٌّ وَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّ الشَّفَاعَۃَ حَقٌّ وَّ کَرَامَۃَ الْاَوْلِیَآءِ حَقٌّ وَّ مُعْجِزَاتِ
الْاَنْبِیَآءِ حَقٌّ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ
مَنْ فِی الْقُبُوْرِ پھر ہاتھ اُٹھا کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ زِدْ نُوْرَنَا وَزِدْ حُضُوْرَنَا وَ
زِدْ مَغْفِرَتَنَا وَزِدْ طَاعَتَنَا وَزِدْ نِعْمَتَنَا وَزِدْ مَحَبَّتَنَا وَزِدْ عِشْقَنَا وَزِدْ قَبُوْلَنَا
بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اسکے بعد مسبعات عشر اور سورۂ یٰسٓ پڑھے اسکے بعد
سورۂ ملک اسکے بعد سورۂ جمعہ۔ پھر جب آفتاب بلند ہو جائے نماز اشراق کی کہ دس رکعتیں
ہیں پانچ سلام کے ساتھ اور نیت اس نماز کی نفل اشراق کی کرے اور ہر سلام کے اندر
پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا ایک بار پڑھے اور
دوسری رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ انا اعطینا ایک بار پڑھے اور بعد ختم نماز
اشراق دس بار رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر نماز چاشت کے وقت
تک تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہے اسکے بعد نماز چاشت کی بارہ رکعتیں چھ سلام کے ساتھ
پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ والضحیٰ ایکبار پھر جب نماز چاشت سے فارغ
ہو تو سو بار کلمہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے اور سو بار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
درود بھیجے پھر زوال آفتاب تک قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہے اگر ایسا کرتا رہے
تو ضرور حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات نصیب ہو اسکے بعد ظہر کی نماز باحضور قلب

ادا کرے اسکے بعد دس رکعت نفل پڑھے کہ ان دسون رکعت مین قرآن مجید کے آخر کی
دسون سورتین اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک پڑھے جب نماز سے
فارغ ہو تو دس بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اسکے بعد سورہ نوح
پڑھے پھر ذکر مین مشغول ہو یہان تک کہ نماز عصر کا وقت آجائے اور بعد نماز عصر کے سو بار
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے پھر ایکبار سورہ فتح پھر پانچ بار سورہ ملک
پھر ایک ایک بار سورہ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ اور سورہ وَالنّٰزِعٰتِ پڑھے حق تعالی اسکو
قبر مین گلنے او سڑنے سے محفوظ رکھے گا کیونکہ شرح مشائخ مین ہین نے لکھا دیکھا ہے کہ جو
کوئی سورہ وَالنّٰزِعٰتِ پڑھتا رہے حق تعالی اسکو قبر مین نہ گلائے گا نہ سڑائیگا پھر شام
تک ذکر مین مشغول رہے پھر نماز مغرب کی ادا کرے اور مغرب کی سنتون کے بعد دو رکعت
نماز بہ نیت حفظ ایمان پڑھے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین بار او
سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ایک بار اور دوسری رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سورہ
اخلاص تین بار اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایکبار اور بعد فراغ سر سجدہ کے لئے
جھکائے اور یہ پڑھے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ اسکے بعد صلوۃ الاوابین
ادا کرے لیکن صلوۃ الاوابین کی ہمارے یہان چھ رکعتین ہین تین سلام کے ساتھ پہلی رکعت
مین سورہ فاتحہ کے بعد اِذَا زُلْزِلَتْ ایکبار اور دوسری رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد
اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ایک بار اور تیسری رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سورہ واقعہ ایکبار
پڑھے اور باقی تین رکعتون مین جو سورۃ قرآن پاک سے یاد ہو حسب ترتیب پڑھے پھر
صلوۃ الاوابین پڑھکر عشا تک ذکر مین مشغول رہے اور جب نماز عشا کا وقت آجائے تو
اسکو ادا کرے اور بعد نماز کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَ
حُسْنِ عِبَادَتِکَ پھر نماز عشا کے بعد چار رکعت نماز اور پڑھے جسکی پہلی رکعت مین
سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار اور باقی تین رکعتون مین تینون قل یعنی سورہ اخلاص
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے اور سلام کے
بعد دعا مانگے اور حاجت چاہے حق تعالی روا فرمائے گا۔ اسکے بعد چار رکعت نماز بہ نیت

صلوٰۃ السعادت پڑھے جسکی ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ تین بار اور
سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے جب نماز سے فارغ ہو تو سجدہ مین سر جھکائے اور تین بار
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ثَبِّتْنَا عَلَی الْاِیْمَانِ پڑھے اسکے بعد بیٹھے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ بَرَکَۃً فِی الْعُمْرِ وَصِحَّۃً فِی الْبَدَنِ وَرَاحَۃً فِی الْمَعِیْشَۃِ وَوُسْعَۃً
فِی الرِّزْقِ وَزِیَادَۃً فِی الْعِلْمِ وَثَبِّتْنَا عَلَی الْاِیْمَانِ اسکے بعد رات کے تین
حصے کرے اول حصہ مین نماز مین مشغول رہے دوسرے حصہ مین تہجد کی نماز ادا
کرے (کیونکہ نماز تہجد کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض تھی اور ہمپر واجب ہے)
آٹھ رکعت چار سلام کے ساتھ پڑھے اور اُن مین قرآن پاک سے جو کچھ یاد ہو پڑھے لکھا
ہے کہ ایک بزرگ سے ایک شب تہجد کی نماز فوت ہو گئی تھی پس دن کو گھوڑے پر سے
گر پڑے اور پاؤن ٹوٹ گیا جب اُن بزرگ نے غور کیا کہ مجھ سے ایسی کونسی خطا سرزد
ہوئی جو یہ نتیجہ ملا ہاتف غیبی نے آواز دی کہ تمسے آج تہجد کی نماز فوت ہو گئی یہ اسکا پھل
ہے م تیسرے حصے مین کچھ سو رہے پھر اُٹھ کے تازہ وضو کرے اور صبح کاذب تک ذکر مین
مشغول رہے۔ اور صبح کاذب سے وہی طریقہ اور دستور اختیار کرے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے
پس اسطرح عمل کرتا ہے لیکن چاہیئے کہ ایک ذرہ اِس طریقہ سے تجاوز نکرے اور ہمیشہ اپنے
مشائخ کبار کے طریق پر عمل کرتا ہے۔ الحمد للہ علی ذٰلک۔

مجلس نہم۔ دولت پابوس میسر ہوئی شیخ اوحد کرمانی اور شیخ واحد برہان غزنوی اور
خواجہ سلیمان عبد الرحمن اور اُنکے سوا اور چند درویش خواجہ علیہ الرحمۃ کی خدمت مین حاضر تھے اور
سلوک مین گفتگو ہو رہی تھی آپ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ سلوک کے مراتب بعض
مشائخ نے سو بیان کیے ہین اور کہا ہے کہ انمین سے سترہ مرتبے کشف اور کرامت کے ہین
تو جو شخص اس سترھوین مرتبہ مین پہونچا اور اُسنے اپنی کرامت اور کشف کو ظاہر کر دیا پھر وہ شخص
باقی تراسی مرتبون کو کیونکر پہونچ سکتا ہے ہرگز ممکن نہین اسلیواسطے سالک کو چاہیئے کہ اپنے
آپکو اسوقت تک ظاہر نکرے جب تک پورے سو مرتبے حاصل نکر لے اسکے بعد فرمایا کہ خواجگان
چشت کے خاندان مین بعضون نے سلوک کے پندرہ مرتبے بیان فرمائے ہین اور فرمایا ہے

کہ اُن پندرہ مرتبون مین سے پانچوان مرتبہ کشف اور کرامت کا ہے سو ہمارے خواجگان عظام فرماتے ہین کہ آدمی اپنی کرامت کو ہرگز ظاہر نکرے جب تک پورے پندرہ مرتبہ نہ حاصل کر لے پھر ظاہر کرنا کچھ مضائقہ نہین کیونکہ اب سُلوک مین کامل ہو چکا اسکے بعد اسی موقع پر فرمایا کہ کتب سُلوک مین لکھا ہے کہ ایک وقت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ سے لوگون نے پوچھا کہ تم دیدار کی درخواست کیون نہین کرتے یقین ہے کہ اگر مانگو تو پاؤ فرمایا کہ مین ایک چیز نہین چاہتا اور وہ یہ ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دولت دیدار کی مانگی تھی اُنکو میسر نہوئی اور سیّدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دولت و نعمت بے مانگے مرحمت ہوئی بندہ کو خواہش اور طلب سے کیا کام اگر ہم اسکے لائق اور اُسکے اہل ہو گئے ہین تو خود بخود حجاب اُٹھا دیے جائینگے اور تجلی الٰہی ظاہر ہو جائے گی تو ہماری خواستگاری کی کیا حاجت ہے اُسکے بعد عشق مین گفتگو ہونے لگی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ عاشق کا دل محبت کا آتشکدہ ہے پس جو کچھ اس آتشکدہ (بھٹی) مین پڑتا ہے جلکر خاک اور نابود ہو جاتا ہے کسواسطے کہ کوئی آگ عشق و محبت کی آگ سے بڑھکر نہین ہے اسکے بعد فرمایا کہ ایک وقت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ مقام قرب مین تشریف لیگئے ہاتف نے آواز دی کہ اے یزید آج تمھاری خواستگاری اور ہماری بخشش و عطا کا وقت ہے مانگو کیا مانگتے ہو مین تم کو دونگا خواجہ نے فوراً سجدے مین سر جھکایا اور کہا کہ بندے کو خواستگاری سے کیا کام بادشاہ کی بخشش و انعام و اکرام جسقدر ہو بندہ اُسمین راضی ہے۔ پھر آواز آئی کہ اے یزید ہمنے تجکو آخرت کی خوبی اور رستگاری عطا کی بایزید نے عرض کیا کہ الٰہی آخرت تو دوستون کا بندی خانہ ہے پھر آواز آئی کہ اے یزید اچھا ہمنے بہشت اور دوزخ اور عرش اور کرسی جو کچھ ہماری مملکت مین ہے تجکو دی۔ عرض کیا ختم پھر ندا آئی کہ اچھا تمھارا کیا مطلب ہے کچھ مانگو تو ہم دین عرض کیا کہ الٰہی جو میرا مطلب ہے وہ تو خود جانتا ہے آواز آئی اے بایزید تو ہمکو ہمسے مانگتا ہے اگر ہم تجکو تجھسے مانگین تو تو کیا کرے گا جیسے ہی یہ آواز آئی خواجہ نے قسم کھا کر عرض کی کہ قسم ہے تیرے عزت اور جلال کی اگر تو مجکو کل قیامت مین طلب کریگا اور آتش دوزخ کے سامنے کھڑا کریگا تو حاضر

ہوئگا اور کھڑا ہوکر ایسی آہ سرد کھینچوںگا کہ دوزخ کی حرارت زائل ہو جائیگی حتیٰ کہ کچھ نہ رہے گی کیونکہ آتش محبت کے سامنے اُسکی کیا اصل ہے۔ جب بایزید نے یہ فرمایا ندا آئی کہ اے بایزید ہرچہ جستی یافتی۔ اِسکے بعد فرمایا کہ ایک شب حضرت رابعہ بصریؒ پر غلبۂ شوق و اشتیاق طاری ہوا آپ بیتاب ہوگئیں اور چلا چلا کر کہنے لگیں کہ الحریق الحریق یعنی اے جلی اے بھنی۔ جب یہ آواز اہل بصرہ کے کان مین آئی پانی کے مٹکے اور ڈلیان اٹھا اٹھا دوڑنے لگے کہ ایسا نہو کہین رابعہؒ بی بی کا گھر جل جائے۔ قضا عند اللہ نہین ایک بزرگ بھی تھے فرمانے لگے کہ اے نادانو رابعہؒ کی آگ دنیا کی آگ نہین بلکہ اُسکو آتش عشق نے جلا رکھا ہے وہ اپنے محبوب حقیقی کے آتش شوق و اشتیاق مین جلی جاتی ہے ہمیشہ ضبط کرتی ہے جب ضبط نہین ہوسکتا ناچار آہ واویلا کرنے لگتی ہے اپنے گھر جاؤ آرام کرو یہ آگ بغیر وصال محبوب کے نہین بجھے گی۔ اِسکے بعد فرمایا کہ منصور حلاجؒ سے پوچھا گیا کہ کمالیت عشق کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کمالیت عشق یہ ہے کہ معشوق ظلم و ستم کرتا رہے اور عاشق جھیلے جائے اور اپنے قدیم دستور پر قائم رہے۔ اور رضائے معشوق کا طالب ہو اور اُسکے مشاہدہ مین اسدرجہ مستغرق ہو کہ اگر وہ اُسے کھولے باندھے مارے جلائے تو بھی اُسکو مطلق خبر نہو۔ اسکے بعد حضرت خواجہ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور یہ شعر پڑھا ؎

خوبرویان چو پردہ برگیرند	عاشقان پیش شان چنین میرند

پھر ارشاد فرمایا کہ شہر بغداد مین ایک عاشق کو قبہ بازار پر باندھا اور ہزار کوڑے لگوائے وہ بیچارا چپکا مار کھایا کیا۔ لوگون نے اِسکا سبب دریافت کیا جواب دیا کہ مین جمال دوست کے مشاہدہ مین مصروف تھا مجھے مارپیٹ کی کچھ خبر نہین ہوئی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حجۃ الاسلام امام محمد غزالیؒ نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک عیار کو بغداد مین بازار مین دیکھا اُسکے ہاتھ پاؤن باندھے اور قطع کرڈالے اور وہ مطلق نہ رویا نہ چیخا۔ بلکہ ہنستا رہا ایک شخص نے دریافت کیا کہ ایسی تکلیف مین ہنسنے کا کیا موقع ہے۔ جواب دیا کہ مین اُسوقت دیدار دوست مین محو تھا مجھے تکلیف نہین

معلوم ہوئی خواجہ صاحب یہ فرما کر رونے لگے اور یہ بیت زبان پر لائے ؎

او بر سر قتل و من بر ویش حیران	کین را امدن تیغش چہ نکو مے آید

اسکے بعد اہل سلوک کے بارے مین گفتگو آئی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ بایزید بسطامیؒ مناجات مین مشغول تھے ناگاہ زبان مبارک سے نکلا کَیْفَ السُّلُوْكُ اِلَیْكَ ہاتف نے آواز دی یَا بَایَزِیْدُ طَلِّقْ نَفْسَكَ ثَلَاثًا ثُمَّ قُلْ هُوَ اللّٰه یعنی اپنے نفس کو تین طلاق دے پھر میری طلب کر۔ پھر ارشاد فرمایا کہ سالک طریقت کو چاہیئے کہ پہلے دنیا کو پھر مافیہا کو پھر اپنے نفس کو طلاق دے اسکے بعد راہ سلوک مین قدم رکھے۔ ورنہ جھوٹا ہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک بزرگ مناجات مین گڑگڑا کر کہنے لگے کہ الٰہی اگر تو مجھسے میری عمر کا (جو ستر برس کی ہے) حساب طلب کریگا۔ تو مین ستر ہزار برس روز الست کا حساب چاہونگا جو کچھ ہو رہا ہے الست بربکم کیوجہ سے ہے شقی و سعید سب اسی دن ہوے اب اس دار البقا مین عیان ہورہے ہین۔ ہاتف نے فوراً جواب دیا کہ تمہاری خواہش سے جواب دیا جاتا ہے مین تمہارے ہفت اندام کے ذرے ذرے کرونگا اور ہر ذرہ کو دیدار دکھاؤنگا۔ ستر ہزار برس کا حساب کنارہ رکھ دیا ہے پھر فرمایا کہ ایک عارف ہر روز یہ کہا کرتے تھے کہ ہر شخص دنیا مین ایک ایک چیز کی محبت رکھتا ہے اور ہم کسی چیز کی محبت نہین رکھتے کیونکہ ہم محض اپنے لئے کچھ نہین چاہتے۔ پس ایکبارگی اپنے ایکدمحبت آلتیہ مین ایسا فدا کیا کہ ان ساتون زمینون سے علیحدہ کرلیا۔ پھر غلبہ شوق مین یہ فرماتے تھے کہ اسنے چاہا کہ مجکو دیکھے اور مین نے نہین چاہا کہ مین اسکو دیکھون یعنی بندے کو خواہش سے کیا کام کیونکہ ایکوقت ایک بزرگ فرماتے تھے کہ ہمنے خواہش کی چیزون سے جو منھ پھیرا اور حضرت تقرب مین قدم دھرا تو ان سب چیزون کو اپنے سے پہلے وہان حاضر پایا کسواسطے کہ ہم نے جو کچھ چاہا حق تعالیٰ نے اپنی ایک عنایت کریمانہ سے ہم سے پہلے اسکو ہم تک پہونچا دیا پھر فرمایا کہ ایک وقت ایک بزرگ فرماتے تھے کہ جب ہم اس جسم سے باہر ہوئے اور عالم غیب مین داخل ہوے تو عاشق اور معشوق اور عشق کو ایک ہی دیکھا۔ یعنی عالم توحید مین ایک ہی ایک ہے اور جو دیکھا ہے ایک ہی سے

دیکھا ہے کہ وہ دیکھنے والا اس ایک سے علیحدہ نہین ہے اسکے بعد فرمایا کہ عارف کامل پر
جب حال عرفان کا طاری ہوتا ہے تو سو ہزار مقامات سے گذر جاتا ہے اور بھی
اپنے تئین آگے بڑھایا جاتا ہے اور اگر ان مقامات سے اپنے آپ کو آگے نہ بڑھایا
تو یہی مقام حیرت کا ہے گویا وہ آگے راہ نہین پاتا ہے اور ابھی تک وہ کنارے پر
ہے اور اسنے اپنے آپ کو ترقی مقامات عرفان سے ضائع کیا۔ پھر فرمایا کہ خواجہ
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تیس برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ ہم اسکو اپنا
خدا جانتے تھے اور اب جو دیکھتے ہین تو اسکو ہم اپنا آئینہ پاتے ہین یعنی جو مین تھا وہ
مین نہ رہا اور شرک اور راہزنی درمیان سے اٹھ گئی لیکن جبکہ مین خود نہ رہا تو حقتعالی
آپ اپنا آئینہ ہے اور یہ جو مین کہتا ہون کہ وہ آپ اپنا آئینہ ہے یہ مین نہین کہتا ہون
بلکہ وہ آپ اپنی زبان سے کہتا ہے مین کچھ بھی نہین ہون اسکے بعد زبان مبارک سے
ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامیؒ فرماتے تھے کہ برسون مین مجاور درگاہ جل و علا شانہٗ
رہا الا تا اینِدم بجز حیرت اور حسرت کے اور کچھ نصیب مین نہ تھا اور جب حضوری بارگاہ
حاصل ہوئی تو یہی دیکھا کہ اسکی درگاہ لاابالی ہے اور زحمت و کلفت کا کہین نام و نشان
نہین۔ اہل دنیا کو دنیاوی امور مین مشغول پایا اور اہل آخرت کو امور اخروی مین اور
مدعیون کو دعوے محض مین اور ارباب تقوے کو تقوے اور پرہیزگاری مین۔ اور ایک
گروہ کو اکل و شرب مین اور ایک قوم کو گانے اور ناچ مین لیکن اس قوم کو جو مقرب
بارگاہ اور محرم اسرار الٰہیہ تھی صحرائے حیرت مین گم اور دریاے عجز مین غرق پایا
پھر خواجہ بایزید رحمہ اللہ نے اسی مقام پر فرمایا کہ مین مدتون خانہ کعبہ کا طواف کرتا رہا
مگر جب مجکو قرب حضوری عطا کی گئی اسوقت خود خانہ کعبہ نے میرے گرد طواف کیا پھر
یہ فرمایا کہ حالت عاشقی مین ایک رات مین شدت اضطراب و قلق کے سبب اپنے دل
کا اطمینان چاہتا تھا اور اسکے لئے دعا کرتا تھا صبح کے وقت ندا آئی کہ بایزید ہمارے سوا
اور چیز کی خواہش کرتا ہے۔ اور دل مانگتا ہے دل سے تجکو کیا کام۔ اسکے بعد اسی محل مین
فرمایا کہ عارف وہ شخص ہے کہ جہان کہین رہے جو چیز چاہے وہ اسکے آگے حاضر ہو اور

جس سے کچھ کلام کرے وہ اُسکو جواب دے۔ لیکن ان عارفون کے مسلک مین وہ شخص
عارف نہین ہے کہ کسی چیز کے درپے اور طالب ہو۔ اسکے بعد فرمایا کہ عارفون کیلئے ایک
مرتبہ ہے کہ جب اُس مرتبہ مین پہونچتا ہے تو تمام جہان کو اور جو کچھ کہ تمام جہان مین
ہے سب کو درمیان شگاف دو انگلیون کے دیکھتا ہے۔ چنانچہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ
سے لوگون نے پوچھا کہ آپ نے طریقت مین اپنا سلوک کہان تک پہونچایا ہے فرمایا کہ
مین نے یہانتک اپنا سلوک پہونچایا ہے کہ جب مین اپنی دو انگلیون کے درمیان نظر
کرتا ہون تو تمام دنیا و مافیہا کو اُسمین دیکھتا ہون۔ اسکے بعد مُرید کے لئے طاعت عبادت
مین حلاوت و لذت پانے کے بارہ مین فرمانے لگے کہ مُرید کو طاعت مین حلاوت
اُسوقت پیدا ہوگی جبکہ اُس کو طاعت مین فرحت و شادمانی حاصل ہونے لگے گی کیونکہ
اُسوقت عین اُس فرحت مین اُس سے حجاب دُور کردیے جاتے ہین اور مرتبہ تقرب
عطا کیا جاتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ کمتر درجہ عارفون کا یہ ہے کہ صفات حق کی اُسمین
پیدا ہون۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک وقت رابعہ بصری رحمہا اللہ نے غلبۂ شوق مین مناجات
کی کہ الٰہی اگر تمام خلق کے بدلے اور عوض مین مین آتش دوزخ مین جلائی جاؤن اور عذاب
کی جاؤن اور اُس حالت مین صبر کرون تاہم بوجہ دعوی محبت کے گویا مین نے کچھ بھی
نہین کیا اور اگر میری کثرت گناہ باعث مغفرت جملہ خلائق کی ہو تو بھی اسوجہ سے کہ
تیری عفو اور رافت و رحمت کے اوصاف بہت بڑے ہین کچھ کام کی بات نہو۔
اسکے بعد فرمایا کہ اہل سلوک کے مذہب مین کسی سے عجب (یعنی نخوت) کرنا گناہ ہے
بلکہ گناہ سے بھی بدتر ہے۔ پھر فرمایا کہ کمال درجہ عرفان کا یہ ہے کہ اپنے نور عرفان کا
پرتو لوگون کے دلون پر ڈالے۔ یعنی اگر کوئی قوت کرامت اولیاء کا مُنکر ہو اُسکو اپنی
قوت کرامت سے مقر اور معترف کرادے۔ اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایکوقت
ہمراہ شیخ اوحد کرمانی اور خواجہ عثمانی ہارونی رحمہما اللہ کے مین مدینہ منورہ کی طرف
جاتا تھا۔ شہر دمشق مین گذر ہوا اور جامع مسجد دمشق کے آگے بارہ ہزار انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کے مزار ہین وہان اکثر لوگون کے حاجات بر آتے ہین ہم نے اُن مزارون کی

زیارت کی اور بھی اکثر بزرگون کی زیارت سے مشرف ہوے۔ چنانچہ ایک روز اُسی مسجد مین یہ دعاگو اور شیخ اوحد کرمانی اور خواجہ عثمان ہارونی رحمہا اللہ ایک بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہوے کہ اُنکو محمد عارف کہتے تھے بڑے بزرگ اور واصل الی اللہ تھے اور اُن کے پاس اور بھی چند درویش بیٹھے تھے۔ اِس بارہ مین گفتگو ہو رہی تھی کہ جو کوئی کسی بات کا دعوی کرے چاہیئے کہ اُسکو خلق کے درمیان ظاہر کر دے تاکہ لوگ اُسکو جان لین۔ الغرض اسکے بعد خواجہ محمد عارف رحمہ اللہ سے اور ایک شخص سے کچھ بحث ہونے لگی۔ خواجہ محمد عارف فرماتے تھے کہ کل قیامت مین درویشون کیلیے عذر خواہی ہوگی۔ اور وہ معذور رکھے جائین گے اور تو انگرون کو حساب دینا ہوگا اور درصورت خلاف اُنپر عذاب کیا جائیگا۔ یہ بات اُس شخص کو بُری اور دشوار معلوم ہوئی اُسنے پوچھا کہ یہ بات کس کتاب اور صحیفے مین لکھی ہے خواجہ محمد عارف کو نام کتاب کا یاد نہ تھا مراقبے مین سر جھکایا۔ اسپر اُس شخص نے پھر کہا کہ جب تک آپ مجکو یہ بات کسی کتاب مین نہ دکھلاوینگے ہرگز مین نہ تسلیم کرونگا۔ خواجہ موصوف نے سر اُٹھایا اور جناب کبریائی مین عرض کیا کہ جس کتاب یا صحیفے مین یہ بات لکھی ہے اِس مرد کے روبرو ظاہر کر دے تاکہ یہ دیکھ لے تو فوراً فرشتون کو حکم ہوا کہ وہ صحیفہ جسمین یہ بات ثبت ہے اُس شخص کے سامنے حاضر کر دین۔ جب اُس شخص نے اُس صحیفہ مین اِس بات کو معلوم کر لیا تو اُٹھ کر خواجہ موصوف علیہ الرحمہ کے قدمون پر سر رکھدیا اور معذرت کی اور کہا کہ مردانِ خدا کی ایسی ہی شان ہے پس اُسوقت یہ بات قرار پائی کہ جتنے لوگ اِس مجلس مین اسوقت حاضر ہین سب کچھ نہ کچھ نمونہ اپنی کرامت کا ظاہر کرین۔ اور حاضرین کو معاینہ کرائین پس فوراً خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ ہاتھ مصلے کے نیچے لیگئے اور ایک مٹھی سونے کے ٹکڑے نکالکر ایک درویش کو جو وہان موجود تھے دیے اور فرمایا کہ درویشون کے لئے اسکا حلوا لاؤ۔ جیسے ہی خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کرامت ظاہر کی ویسے ہی شیخ اوحد کرمانی علیہ الرحمہ نے ایک لکڑی پر جسکے پاس تشریف رکھتے تھے اپنا ہاتھ رکھا وہ لکڑی فوراً حکم خداتعالی سے سونے کی ہوگئی۔ اب صرف یہ

دعاگو رہا سو توجہ پاس پیر و مرشد کے ظاہر نکر سکا ناگاہ حضرت شیخ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ
نے اِس دعاگو کیطرف توجہ فرمائی۔ اور فرمایا کہ تم کس واسطے کچھ نہین کرتے۔ ایک درویش
وہان بھوکے بیٹھے تھے اور شرم کے مارے کچھ نہین کہہ سکتے تھے سو فوراً اس دعاگو نے ہاتھ
بڑھاکر کملی کے نیچے سے جَو کی چار روٹیان نکالین اور اُن درویش کے آگے رکھدین خواجہ
محمد عارفؒ اور اُن درویش نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ درویش کو جبتک اتنی قوت
نہو تو اُسکو درویش نہین کہنا چاہیئے۔ اِسکے بعد فرمایا کہ ایک بزرگ تھے وہ فرماتے تھے کہ
جب مین نے تمام دنیا کو دشمن سمجھ لیا اور مخلوق کے پاس بھی نہ پھٹکا بلکہ معرفت خدا کو شناسائی
خلائق سے مقدم اور محبوب تر جانتا رہا حتیٰ کہ محبت حق کی مجھپر اسقدر غالب ہوئی کہ اپنی ذات
کو بھی دشمن سمجھنے لگا۔ اور موت کے ڈر کو بھی دل سے اُٹھا دیا۔ اُسوقت روبرو سے حجاب
دور کر دیے گئے اور لقاے حق ارزانی فرمایا گیا۔ اِسکے بعد فرمایا کہ سلوک عارفون مین آیا ہے کہ کل
کے روز عاشقون کا ایک گروہ قیامت مین ایسا ہوگا کہ جب اُنکو حکم ہوگا بہشت مین جاؤ تو وہ عرض
کرینگے الٰہی ہم بہشت کو کیا کرین۔ بہشت اُنکو عطا فرما جنھون نے بہشت کیلیے تیری پرستش کی ہے
اسکے بعد خواجہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ جسکو اپنی رضا کیطرف توجہ عطا کیگئی ہے وہ بہشت کو لیکر کیا کریگا۔
پھر اس جگہ خواجہ علیہ الرحمۃ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور زار زار رونے لگے اور فرمایا کہ اِس
راہ مین بہت سے جوانمردون کو بجز عاجزی کے اور نصیب نہوا اور بہت عاجزون کو جوانمردی
حاصل ہوگئی۔ اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ تمکو گناہ اسقدر مضرت نہین کر سکتا جسقدر کہ بےعزتی
اور بے حرمتی کرنا اپنے بھائی مسلمان کی۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک بزرگوار تھے کہ بڑے کامل
تھے اور واصلان حق مین سے تھے وہ فرماتے تھے کہ دنیا کے لوگ دنیاوی حالات مین مغرور
ہین اور آخرت کے لوگ سرور دوستی حق مین مسرور ہین اور معرفت والون کے لئے نورٌ علیٰ نور
ہے اور یہ ایک سر ہے کہ اسکو اہل سلوک ہی جانتے ہین اعبادت اہل معرفت کی پاس انفاس ہی
ہس مقام پر فرمایا کہ عارف جب خاموش ہوتا ہے تو اُس سے مراد یہ ہے کہ ساتھ حق کے کلام کرتا ہے
اور جب آنکھین بند کرتا ہے تو گویا حق کو طلب کرتا ہے اسقدر زائد طلب کہ جبتک اسرافیل صور
نہ پھونکین گے سر نہ اُٹھائے گا۔ اسکے بعد فرمایا کہ خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ فرماتے تھے کہ علامت

معرفت حق تعالیٰ کی خلق سے بھاگنا اور خاموش ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ جو مدعی معرفت
حق کا ہے اور اُسنے خلق سے علیحدگی نہین اختیار کی تو اُسکو ایسا جانو کہ اُسمین کچھ بھی نعمت معرفت کی نہین ہے
اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ عارف وہ شخص ہے جو اپنے دل سے سب چیزون کو جو کچھ اُسمین ہے نکالڈالے
تا کہ یکتا ہو جائے جیسا کہ دوست بھی یکتا ہے تو حق تعالیٰ ایسے عارف سے کوئی چیز دریغ نہین کرتا
ہے پھر یہ عارف دونون جہان کی بھی اسی مسرت کے آگے کچھ حقیقت نہین سمجھتا ہے اسکے بعد
زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ کمالیت عارف کی اپنے آپ کو پھونک دینا ہے پھر فرمایا کہ عارف
چند روز تک نہایت ذوق و شوق کے ساتھ اپنے معارف ہر شخص سے بیان کرتا رہتا ہے اور دوست
کی معرفت کے کوچہ مین بھی برابر تگ و دو رکھتا ہے اسیواسطے یہ بات ہے کہ عارف انتہائے مقام
عرفان تک نہین پہونچ سکتا جب تک کہ اپنے معارف سابقہ کی یاد قائم نہین رکھتا ہے اسکے بعد
فرمایا کہ اہل محبت بباعث فرط شوق و اشتیاق کے فریاد سے اُسوقت تک باز نہین رہ سکتے جب تک
کہ مقام وصال محبوب تک نہ پہونچین کیونکہ عاشق کی فریاد اُسیوقت تک ہے جسوقت تک مشاہدہ
جمال دوست سے دور ہے جب دولت دیدار دوست کی میسر ہوئی پھر کوئی جائے گفتگو باقی نہین
رہی۔ اس مقام پر یہ بات زبان مبارک پر لائے کہ نہرون مین پانی بہنے کی آواز سنتے ہو کہ نہر
کیسی فریاد کرتی ہے اور دریا مین پہونچی اور اُسکو سکون ہوا۔ یہی حال عاشق کا ہے کہ جب
معشوق تک پہونچا پھر اُسکو فریاد نہین رہتی۔ اسکے بعد فرمایا کہ مین نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ
کی زبان مبارک سے یہ بات سنی ہے کہ خدائے جل شانہ کے چند دوست ایسے ہین کہ اگر ایکدم
بھی دنیا مین اُس سے محجوب رہین تو نیست و نابود ہو جائین سو ایسے لوگ شغل عبادت
کیونکر کر سکتے ہین۔ اسکے بعد اسی محل مین یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایکوقت خواجہ عبید اللہ خفیف
رحمہ اللہ سہواً کار دنیا مین مشغول ہو گئے تھے جب یاد آیا کہ یہ خلاف معاہدہ دوست و دوستی
کے ہے تو قسم کھائی کہ جبتک دنیا مین زندہ ہون کبھی ایسا کوئی کام کہ دنیا سے کسیطرح کا علاقہ رکھتا
ہے ہرگز نہ کرونگا وہ آخر عمر تک پچاس برس جیئے کبھی کسی نے اُنکو کسی دنیا کے کام مین مشغول
نہین دیکھا پھر اس جگہ ولولہ عشق خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ کی یہ حکایت بیان فرمائی کہ
ہر صبح کو بعد فراغ نماز و اوراد وغیرہ کے ایک پانون سے کھڑے ہو کر فریاد کیا کرتے تھے کہ

ایک روز یہ بدا آئی یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ (ترجمہ) یعنی جسدن کہ اس زمین کو بدل ڈالینگے اور دوسری زمین پیدا کرینگے اس دن یہ فراق وصال سے بدل دیا جائیگا نیز فرمایا کہ ایک وقت خواجہ بایزید رحمہ اللہ صحرائے بسطام مین باوضو نکلے اور عالم شوق و اشتیاق مین فریاد کرنے لگے وہ فرماتے تھے کہ صحرا مین چارون طرف مین نظر کرتا تھا تو ہر طرف عشق ہی عشق برستا ہوا دکھائی دیتا تھا ہر چند مین نے چاہا کہ محیط باران عشق سے باہر ہو جاؤن کسیطرح ہوسکا اسکے بعد فرمایا کہ راہ محبت وہ راہ ہے کہ جسنے اسمین قدم رکھا وہ گم ہوا حتی کہ اسکا نام و نشان باقی نہین رہتا ہے۔ پھر زبان مبارک پر للئے کہ اہل عرفان سولے یادِ حق کوئی دوسری بات زبان پر نہین لاتے ہین۔ اسکے بعد فرمایا کہ کمتر چیز جو عارفون پر ظاہر ہوتی ہے یہ ہے کہ مال او ملک سے تبرا کرتے ہین۔ اس مقام پر خواجہ علیہ الرحمۃ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا حق تو یہ ہے کہ اہل محبت اُس محبوب و معشوق حقیقی کی دوستی مین دونون جہان کو خرچ کر ڈالتے ہین پھر بھی یہ سمجھتے ہین کہ کیا کیا کچھ نہین کرسکے۔ جب خواجہ علیہ الرحمۃ نے یہ فوائد تمام کیے محفل برخاست ہوئی اور یہ دعاگو اپنی جگہ پر آیا الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس دہم۔ روز پنجشنبہ کو دولت پابوس میسر ہوئی۔ بہت سے بزرگ و اصحاب سلوک حاضر تھے کلام نیک صحبت مین ہو رہا تھا۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرٌ (ترجمہ) یعنی صحبت اثر کرتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی بد نیکون کی صحبت مین بیٹھے تو یہ اُمید ہے کہ نیک ہو جائے اور نیک شخص بدون کی صحبت مین بیٹھے تو بد ہو جائے اسیواسطے یہ بات ہے کہ جس کسی نے پایا صحبت سے پایا اور جس شخص نے کچھ نعمت پائی ہے نیکون کی صحبت سے پائی ہے اس جگہ فرمایا کہ اگر کوئی بد چند مدت نیکون کی صحبت مین متواتر رہے تو امید ہے کہ نیکون کی صحبت ضرور اسمین اثر کرے اور وہی صحبت نیک اُسکے لئے نیک راہ پر ہادی ہو جائے اور اگر کوئی نیک چندروز بدونکی صحبت مین رہیگا یقین ہے کہ ضرور اُنکی طرف کھنچے گا اور اُن جیسا ہو جائیگا اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ سلوک مین یہ آیا ہے کہ نیک صحبت نیک کام سے بہت بہتر ہے اور بد صحبت بد کام سے نہایت بدتر۔ پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ جب خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی اور اُنکے

عہد مین عراق کی لڑائی مین جب بادشاہ عراق گرفتار ہوا تو اُسکو امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر کیا اُس سے خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو مسلمان ہو تو تمام ملک تیرا تجھی کو دیدونگا اور تمام عراق کا تو ہی بادشاہ رہیگا اُسنے کہا مین اسلام نہ لاؤنگا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِمَّا الاِسلَامَ وَاِمَّا السَّیفَ (ترجمہ یعنی اسلام قبول کریا تیری گردن ماری جائیگی پھر اسنے یہی کہا کہ گردن مارئیے اسلام قبول نہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیاف یعنی گردن مارنے والے کو آواز دی کہ خنجر لیکر آ۔ سیاف آیا اور اُس بادشاہ کی گردن مارنے کو مستعد ہوا وہ بادشاہ اگرچہ اسوقت تک بدکیش تو تھا الا نہایت زیرک اور دانا آدمی تھا یہ حال دیکھ کے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کیطرف رخ کر کے کہا کہ مین پیاسا ہون حکم دیجیے کہ تھوڑا سا پانی مجکو پلادین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسیکو کہا کہ اسکو پانی پلادو فوراً ایک شیشے کے گلاس مین پانی لا کے اُسکو دیا گیا اُسنے اُسمین پانی پینے سے انکار کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ بادشاہ ہے اسکو سونے یا چاندی کے گلاس مین پانی دو اُس بادشاہ نے اُسمین بھی پانی نہ پیا اور کہا کہ مجکو پانی مٹی کے آبخورے مین چاہیئے چنانچہ پھر مٹی کے آبخورے مین پانی بھر کے اُسکو دیا گیا تب اُسنے آبخورہ ہاتھ مین لیکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ مجھسے عہد کرین کہ جب تک مین یہ پانی نہ پی لون اُسوقت تک مین نہ مارا جاؤن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا مین عہد کرتا ہون جبتک تو یہ پانی نہ پی لیگا تیری گردن نہ ماری جائیگی تب تو فوراً اُس بادشاہ نے وہ آبخورہ پانی کا زمین پہ دے مارا اور پانی پھینک بہا نک دیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپنے مجھ سے ابھی عہد کیا ہے کہ جبتک مین یہ پانی نہ پی لون تب تک نہ مارا جاؤن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسکی اس کمال دانائی سے بہت متعجب ہوے اور یہ فرمایا کہ اچھا مین نے تجکو امان دی اور تو میرے فلان یار کے پاس رہا کر وہ صحابی از حد مرد صالح اور زاہد و عابد تھے جب وہ بادشاہ چند روز انکی صحبت مین رہا تو انکی نیک صحبت نے اُس بادشاہ مین ایسا اثر کیا کہ تھوڑے دنون کے بعد اُسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ آپ مجکو اپنے پاس آنے کی اجازت دین۔ مین اسلام قبول کرتا ہون اور آپسے بیعت کرونگا چنانچہ حضرت عمرؓ نے اُسکو اپنے سامنے بلایا اور دعوت اسلام کی اُسنے اسلام قبول کیا اور مسلمان ہوگیا۔ جب وہ مسلمان ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب سلطنت عراق کی مین نے تجکو عطا کی اُسنے جواب دیا کہ اب ملک میرے کس کام کا ہے مجکو اب حکومت نہین چاہیئے صرف وجہ کفاف کیلئے ایک خراب گاؤن عراق کے

ملک سے دیدئیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منظور فرمایا اور چند آدمیون کو واسطے تلاش کرنے خراب ویران گاؤن کے ملک عراق کیطرف بھیجا انھون نے جاکر تلاش کیا تو کوئی گانون خراب و ویران اُسمین نہ پایا۔ آکر حضرت سے عرض کیا حضرت نے اُس بادشاہ سے سب حال بیان کیا کہ ملک عراق مین کوئی خراب و ویران گانون نہین ہے۔ بادشاہ عراق نے کہا کہ مجکو کوئی گانون درکار نہین ہے صرف مقصد میرا یہی تھا کہ آپ پر یہ امر ظاہر کردون کہ ملک عراق ایسا آبادان اور معمور مین نے آپکو سپرد کیا ہے اگر اُسکے بعد کوئی گانون تباہ یا ویران ہو جائے تو کل قیامت مین مین بری الذمہ ہون خدا کے روبرو اسکا جواب آپکو دینا ہوگا۔ یہ بات سُنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ زار زار رونے لگے اور فرمایا کہ یہ بادشاہ کیسا صاحب کیاست اور دانا آدمی ہے اُسکے بعد فرمایا کہ خواجہ عثمان ہارونی رحمہ اللہ کی زبانی مین نے سُنا ہے کہ اُنسے سوال کیا گیا کہ آدمی فقیری کے نام کا کب مستحق ہو سکتا ہے۔ یعنی کب فقیر کہلایا جاسکتا ہے۔ فرمایا کہ اُسوقت آدمی فقیر کہلایا جاسکتا ہے جبکہ اُسکے بائین ہاتھ کیطرف کا فرشتہ یعنی بدیان لکھنے والا فرشتہ آٹھ برس تک کچھ نہ لکھے۔ یعنی کوئی بدی اِس مدت مین اُس سے سرزد نہو۔ اِسکے بعد گفتگو درویشی مین ہونے لگی کہ درویشی یہ ہے کہ اپنے پاس کا ہر شخص آنے والا کبھی محروم نہ جائے اگر بھوکا ہو تو اُسکو پیٹ بھر کے کھلاوے اگر برہنہ ہو تو اُسکو نفیس جامہ پہناوے اگر حاجتمند ہو تو اُسکی حاجت روا کرے۔ غرضکہ کسی حال مین محروم نہ جانے دے اور اُسکے حال کا پُرسان رہے۔ اِسکے بعد فرمایا کہ ایک وقت یہ دعاگو اور خواجہ عثمان ہارونی رحمہ اللہ اور ایک اور فقیر مسافر تھے کہ اتفاقاً شیخ بہاء الدین بختیار اوشی کے یہان گذر ہوا۔ بڑے مرد بزرگ اور شاغل و واصل تھے اُنکی خانقاہ مین ہمیشہ یہ رسم تھی کہ جو کوئی وہان آتا محروم نہ جاتا۔ اگر بھوکا ہوتا تو کھانا کھلاتے اور ننگا ہوتا تو اپنا نفیس جامہ اُسکو اُتار دیتے۔ ہنوز پورا نہین دے چکتے کہ اور بہت سے جامے عالم غیب سے اُنکے لیے آجاتے تھے۔ الغرض چند روز ہم اُنکی خدمت مین رہے چلتے وقت اُن درویش نے ایک نصیحت فرمائی۔ وہ یہ ہے کہ اے درویش جو کچھ تجکو دنیا مین پیدا ہو اُسکو راہ خدا مین دے ڈال ہرگز ایک پیسہ اپنے پاس نہ رکھ اور بندگان خدا کو ہمیشہ کھانا کھلایا کر تو ایک دوستان خدا مین سے ہو جاویگا۔ پھر فرمایا کہ اے درویش جس کسی نے جو کچھ نعمت پائی ہے اِسی سے پائی ہے۔ اِسکے بعد اِسی محل مین حکایت بیان فرمائی کہ ایک درویش تھے از حد مسکین لیکن اُنکی یہ عادت تھی کہ جو کچھ اُنکو کھانے

وغیرہ سے فتوح ہوتی سب درویشون کو بانٹ دیتے تھے اور کچھ آنے جانے والون کے لئے بھی رکھ چھوڑتے چنانچہ ایک وقت دو فقیر صاحب ولایت آنکے پاس عین وقت پر پہونچے اور پانی مانگا وہ درویش گھر مین گئے اور جوکی روٹیان کہ اُسوقت یہی موجود تھین اور ایک کوزہ پانی کا لاکے آنکے روبرو حاضر کیا وہ دونون فقیر اُسوقت بھوکے بھی تھے وہ دونون روٹیان کھائین اور پانی پیا اور ایک نے دوسرے کیطرف دیکھا کہ اس درویش نے تو اپنا کام کیا ہمکو بھی کچھ کرنا چاہیئے ایک نے کہا کہ کچھ اشرفیان اسکو دین دوسرے نے کہا نہین کیونکہ دنیا کی محبت کے سبب یہ شخص ضلالت مین پڑجاویگا اور کہا کہ درویش لوگ تو بخشنے والے ہین ہمنے دنیا مع آخرت دی۔ سو اُسکے لئے دعا کی او چلے گئے آخر کو اُن فقیرون کی دعا کی برکت کے سبب سے اُن درویش کا ایسا حال کامل ہو گیا کہ ہر روز اُن درویش کے باورچیخانہ مین ہزار من کھانا ہر وقت موجود رہتا اور وہ درویش ہمیشہ خلق خدا کو کھلایا کرتے تھے اسکے بعد اہل محبت کے بارہ مین کلام ہونے لگا فرمایا کہ اہل محبت وہ گروہ ہین کہ انکے اور حق کے درمیان مین کچھ حجاب نہین ہے اسکے بعد فرمایا کہ مجکو یاد ہے کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ارباب محبت سوائے یار کے اور کسی چیز کے ساتھ اُنس نہین کرتے ہین بلکہ سب چیزون سے ہمیشہ علیحدہ اور متوحش رہتے ہین اور جو کوئی دلدادہ دوست ہے اگر صبح کو اُٹھتا ہے تو اُسکو رات کی کچھ خبر نہین ہوتی اور جب رات ہوتی ہے تو دن کی۔ پھر فرمایا کہ تمام جہان کی چیزون سے عزیز تر تین چیزین ہین۔ اوّل وہ عالم کہ بات اپنے علم سے اُسکے موافق کہے۔ دوسرے وہ شخص کہ اُسکو طمع نہو۔ تیسرے وہ عارف کہ ہمیشہ اپنے دوست کی تعریف اور توصیف کرتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک وقت خواجہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ مسجد لکری مین چند اصحاب طریقت کے ساتھ بیٹھے تھے اور محبت کی باتین کر رہے تھے اسی اثنا مین ایک صوفی نے اُس مجلس مین سے یہ سوال کیا کہ صوفی اور عارف کسکو کہتے ہین۔ خواجہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ صوفیون اور عارفون کا وہ گروہ ہے کہ جسکا دل کدورت بشریت سے پاک ہو اور خواہشون اور حب دنیا سے آزاد ہو اور تمام مخلوقات سے جدا ہو کے محض خالق کو اختیار کرے اور دوست حقیقی کے سوا سب سے دور بھاگتا ہے پس یہ لوگ جب ایسے ہو جاتے ہین تو درجہ اعلیٰ مین پہونچکے حق کے ساتھ واصل ہو جاتے ہین اُسوقت وہ لوگ مملوک اور غلام اور بندہ نہین رہتے بلکہ عین مالک ہو جاتے ہین۔ اِس جگہ خواجہ دام اللہ تقواہ نے فرمایا

کہ تصوف نہ رسمین ہین جنکی عام پابندی ہوسکے اور نہ کچھ علوم ہین جن کا پڑھ کے حاصل کرنا آسان ہو بلکہ نفائس اہل محبت اور مشائخ طبقات کے نزدیک تصوف اخلاق خدا کے ساتھ متخلق ہونے کا نام ہے جیساکہ اصحاب طریقت کا فرمان ہے تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ یعنی خلائق کے ساتھ ان اخلاق کے موافق برتاؤ کرو جن اخلاق کے ساتھ خدا تعالی کا برتاؤ ہے تو ایسے اخلاق نہ تو پابندی رسوم سے حاصل ہوسکتے ہین اور نہ کسب علوم سے۔ بلکہ محبت اور ریاضت کے باعث عطا کیے جاتے ہین اسی محل مین فرمایا کہ اگر یون سوال کیا جائے کہ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ (ترجمہ) یعنی آیا کون شخص ہے کہ جسکا دل اللہ نے کھولدیا۔ تو اسکے جواب مین یہ کہنا چاہیے کہ وہ عارف ہے جسکی نظر عالم وحدانیت و جلال ربوبیت پر پڑی پھر وہ اس عالم شہادت و عالم مثال سے یکسو اور علیحدہ ہوگیا اور اسطرف سے آنکھین اسنے بند کرلین تاکہ سوائے اسی واحد جل جلالہ کے دوسری کیطرف نظر نکرے اسکے بعد فرمایا کہ ایک وقت بخارا کیطرف مین مسافر تھا ایک بزرگوار کو دیکھا کہ ذاکر و شاغل حالت استغراق مین تھے لیکن نابینا مین نے اُنسے پوچھا کہ اے خواجہ کتنی مدت ہوئی کہ آپ نابینا ہوگئے ہین انھون نے فرمایا کہ اسکا حال ایسا ہوا کہ جب مقام دوستی مین پہونچا۔ اور دوستی مین کمالیت کے مرتبے سے فائز ہوا اور میری نظر صرف وحدانیت اور جلال و عظمت ہی پڑنے لگی اُسوقت ایک روز کہین میری نظر ایک چیز پر پڑگئی معاً ندا آئی کہ اے مدعی تو دعوی ہماری محبت کا کرتا ہے اور نظر سوائے ہمارے غیر کیطرف ڈالتا ہے جیسے ہی مین نے یہ آواز سنی مارے شرم کے عرق عرق ہوگیا۔ پھر مین نے مناجات کی کہ الٰہی جو آنکھ دوست کے سوا اور کیطرف دیکھے اندھی بہتر۔ یہ مناجات مین نے ختم نہین کی تھی کہ میری دونون آنکھین اُسیوقت اندھی ہوگئین اسکے بعد فرمایا کہ ایک بزرگ تھے بڑے صاحب طریقت وہ متواتر سجدے کرتے تھے اور مناجات مین یہ دعا کرتے تھے کہ الٰہی قیامت مین مجکو نابینا اُٹھائیو۔ لوگون نے پوچھا کہ آپ یہ کیسی دعا مانگا کرتے ہین۔ فرمایا کہ جس شخص نے دوست کو دیکھا ہو اسکو چاہیئے کہ قیامت مین وہ اور کیطرف نظر نکرے کیونکہ یہ دوستداری سے بالکل خلاف ہے اسکے بعد فرمایا کہ جہان مین سب سے بڑھکے یہ بات ہے کہ درویش درویشون سے باہم ملکے بیٹھین۔ اور اپنے اپنے دل کی باتین ایک دوسرے سے آپسمین صاف صاف کہین۔ اور بدتر بات ہے کہ درویش درویشون سے جدا جدا رہین کیونکہ یہ بات درویشون کے لئے خاصکر بڑے عار و ننگ کی ہے جب خواجہ علیہ الرحمۃ نے یہ فوائد تمام کیے سب لوگ اور دعاگو محفل سے اٹھ کھڑے ہوے اور خواجہ ذکر مین مشغول ہوے الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس یازدہم۔ چہار شنبہ کے روز دولت پابوس حاصل ہوئی۔ مولانا بہاء الدین صاحب تفسیر اور شیخ اوحد کرمانی اور چند نفر درویش حاضر تھے۔ عارفون کے توکل کے بارہ مین گفتگو ہو رہی تھی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ توکل عارفون کا یہ ہے کہ انکا بھروسا سوائے خدا تعالی کے دوسرے پر نہو اور کسیطرف التفات نہو۔ اسجگہ فرمایا کہ حقیقت مین توکل یہ ہے کہ مہتر جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے اور کہا کہ آپکو کسی قسم کی کچھ حاجت ہو تو فرمائیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تم سے کچھ حاجت نہین ہے۔ کیونکہ ہمارا خدا ہمارے حال سے خوب واقف ہے اور وہ ہمارے حالات اور حاجات کا ہر آن ناظر ہے ہماری کوئی حاجت اُس سے چھپی نہین ہے اسکے بعد فرمایا کہ سب کو حقائق توکل مین اتفاق ہے کہ اگر ارباب توکل کو عین غلبات شوق مین ذرہ ذرہ کر ڈالین بوجہ اسکے کہ ان کی نظر سوائے خدا کے اور کسی طرف نہین ہوتی ہے مطلق اُنکو درد و الم محسوس نہو۔ بلکہ اُن کو خبر تک نہو کہ ہمپر کیا گذرتی ہے اسکے بعد فرمایا کہ توکل عارفون کا یہ ہے کہ ہمیشہ عالم حیرت اور حالت سکر مین ہون اسکے بعد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ عارف متوکل کون ہے فرمایا جو شخص ان تین چیزون سے اپنے دل کو علیحدہ و یکسو کر لے۔ اول علم سے دوسرے عمل سے تیسرے خلق سے یعنی جو شخص ان تینون سے اپنے دل کے علاقہ کو کاٹ ڈالے تب عالم توکل مین ثابت قدم ہو سکیگا اس جگہ علامات عارف سے سوال کیا گیا تو جواب دیا گیا کہ عارف وہ ہے کہ راہ عشق مین قدم رکھکے سوائے خدا کے اور کسی طرف نظر نکرے۔ اسکے بعد فرمایا کہ توحید کے چند مقام ہین دور رہنا جاہلون سے چھوڑ دینا باطلون کو دور بھاگنا متکبرون سے۔ اور پہچاننا محبوب کو۔ کثرت کرنا خیرات مین درست اور خوب ٹھیک کرنا توبہ کا۔ ہمیشہ لازم پکڑنا توبہ کو سعی کرنا دفع مظالم خلق اللہ مین۔ جہاد کفار مین حصول غنیمت اور وصول ثواب اور اجر کثیر کے لئے کوشش کرنا۔ اس جگہ فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام آدمیون مین ضعیف تر وہ شخص ہے کہ عاجز ہو اپنی شہوت و خواہش کے روکنے مین اور تمام آدمیون مین قوی تر وہ شخص ہے کہ قادر ہو اپنی شہوت اور خواہشون کے ترک کرنے مین۔ اسکے بعد فرمایا کہ عارف کو تین رکنون کی پابندی لازم ہے۔ اور وہی عارف ہے جسمین یہ تینون رکن پائے جائین۔ اول ہیبت۔ دوم تعظیم۔ سوم حیا اسکے بعد فرمایا کہ راہ سلوک طریقت مین قائم ہونے کیلیے دو چیزین کافی ہین۔ ایک بندگی حق جل وعلا کی

دوسرے اُسکے فرمان کی تعظیم۔ پھر فرمایا کہ ایک روز شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا
کہ شوق بڑھکے ہے یا محبت تو جواب مین فرمایا کہ محبت کیونکہ شوق تعدد سے پیدا ہوتا ہے۔ اسکے
بعد فرمایا کہ جب غیب سے آواز عَصیٰ آدمُ عالم ارواح مین بلند ہوئی تو تمام چیزین حضرت آدم
علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے بہت کڑھین اور روئین لیکن سونا اور چاندی کہ نہین کڑھے اور روئے
حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے سونے چاندی تم آدم پر کیون نہ روئے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم
اسواسطے نہین روتے اور رنج نہین کرتے کہ اُنھون نے تیرا گناہ کیا اور کہا نہ مانا۔ حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ ہم نے تمھاری اور جو کچھ تم سے بنے اسکی قیمت بڑھادی اور ہم بنی آدم کے ہاتھون پر تمھاری
قدر و قیمت آشکارا کرینگے اور تمھارا خادم اُنکو بنا دینگے۔ اسکے بعد فرمایا کہ جو دعوی مملکت اور ملکیت کا کرتا
ہے مرتبہ محبت سے گر جاتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ کل محبتون سے محبت مولیٰ خاص ہے۔ اس جگہ فرمایا
کہ ایک عاشق مولیٰ کو مین نے دیکھا کہ وہ مناجات مین یہ فرماتے تھے کہ آلہٰی جو شخص کسی کو دوست رکھتا
ہے وہ اُسکی راحت چاہتا ہے اور تو دعوی محبت مین جسکو دوست رکھتا ہے اُسکے سر پر بلائین
ڈالتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ درمیان ارباب سلوک کے توبہ نصوح یعنی واثق توبہ تین چیزون سے
پیدا ہوتی ہے۔ ایک کم کھانا بہ نیت روزہ دوسرے کم کلام کرنا بغرض ذکر محبوب کے تیسرے
کم سونا واسطے عبادت اور نماز کے اس جگہ فرمایا کہ کمال ایمان کا تین چیزون سے ہے اول خوف
دوم رجا یعنی امید رکھنا سوم محبت خوف کیوجہ سے ترک گناہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ خوف زدہ
گناہ سے خوف کرتا رہتا ہے تاکہ آتش دوزخ سے نجات پائے۔ اور رجا کے باعث طاعت اور
عبادت مین انسان ہمیشہ سرگرم رہتا ہے کیونکہ اُمیدوار فرمانبرداری مین بہت ہی کوشش
کرتا ہے تاکہ نعمائے جنّت سے کامیاب ہو۔ اور محبت کے ذریعے سے مکروہات اور بلیات کی برداشت
کرنا گران نہین ہوتا کیونکہ محب اپنے محبوب کے جور و جفا اُٹھانے مین بہ آرزو حریص ہوتا ہے تاکہ منصب رضا کا اُسکو حاصل ہو
پھر فرمایا کہ محب عارف وہ ہے کہ سوائے ذکر مولیٰ کے اور کسی چیز کو کبھی دوست نہ رکھے جب خواجہ دام اللہ تقواہ اس
بیان تک پہونچے تو آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ اب ہم ایسی جگہ سفر کرینگے کہ وہین ہمارا مدفن ہوگا یعنی فرمایا کہ
اجمیر جاؤنگا پھر ہر ایک کو حضور نے رخصت فرمایا اور اس دعاگو سے ارشاد ہوا کہ تم ہمارے ساتھ چلو چنانچہ دو مہینے تین
حضور کا ہمرکاب رہا اور اجمیر پہونچا یہان اجمیر اور اکثر بلاد ہند مین ہندؤن کی حکومت و سلطنت تھی اور راجہ پتھورا

زندہ تھا اور اجمیر مین اسلام بالکل نہ تھا جب قدم مبارک خواجہ ادام اللہ تقواہ کے یہان آئے تو اس قدر اسلام پھیلا اور اسلام نے عروج پایا جسکی کچھ حد و نہایت نہین۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس دوازدہم ۱۲ یہی آخری مجلس تھی پنجشنبہ کے روز دولت پابوس حاصل ہوئی تمام درویش اور عزیز اور اہل صفا اور کل مرید کہ ہمراہ تھے سب اسوقت خدمت بابرکت مین حاضر تھے موت کے بارہ مین گفتگو ہو رہی تھی فرمایا کہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ (ترجمہ) یعنی موت پل ہے کہ دوست کو دوست تک پہونچنے کی راہ فراخ کر دیتا ہے اسجگہ فرمایا کہ دوستی یہ ہے کہ دل سے اسکو یاد رکھے نہ زبان سے اور یہ کہ سوا دوست کے سبکی باتین ترک کر دے۔ اسکے بعد فرمایا کہ دل خاصکر اسواسطے پیدا کیا گیا ہے تا گرد عشق کے گھومے اور طواف کرے پھر فرمایا کہ کتاب مجید یعنی قرآن حمید مین آیا ہے کہ حقتعالی جلشانہ فرماتا ہے اے بندے جب میرا ذکر تجھپر غلبہ کرتا ہے اور تو میرے سوا کسیکو نہین یاد کرتا ہے تو مین تجھپر عاشق ہوتا ہون اور خدا کے عشق کے یہ معنی ہین کہ وہ محبت کرنے لگتا ہے۔ بعد اسکے یہ فرمایا کہ عارف بمنزلہ آفتاب کے ہے۔ کہ تمام عالم پر چمکیا ہے اور عارف ہی کی ہستی سے تمام عالم مین روشنی ہے۔ ورنہ یہ سب جہان تیرہ و تار ہو جائے جب خواجہ علیہ الرحمۃ نے یہ فوائد تمام کیے روئے تو فرمایا کہ اے درویش مین جو اسجگہ لایا گیا ہون اسلئے کہ مین یہین دفن ہونگا اور چند روز بعد مین اس جہان سے سفر کر جاؤنگا۔ شیخ علی سجزی علیہ الرحمۃ کو حکم فرمایا کہ دہلی جانے کیلئے فرمان لکھین اور فرمایا کہ خلافت اور سجادہ قطب الدین بختیار اوشی کو ہمنے دیا اور دہلی اسکے لئے مقام مقرر کیا۔ اسکے بعد جب فرمان لکھا تمام ہوا تو اس دعاگو کے ہاتھ مین دیا اسنے زمین پر سر رکھا تو فرمایا کہ آگے آؤ مین نزدیک حاضر ہوا تو کلاہ مع دستار مبارک بندے کے سر پر رکھ کے حضرت شیخ عثمان ہارونی نور اللہ مرقدہٗ کا عصا مرحمت فرمایا اور خرقہ مبارک بھی دست مبارک سے فقیر کو پہنایا۔ اور قرآن مجید اور مصلی اور نعلین پاک بھی عطا کین اور فرمایا کہ یہ امانت ہے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ وسلم سے بذریعہ خواجگان مرحوم کے ہمکو ملی تھی اب ہم یہ امانت تمھاری سپرد کرتے ہین چاہئے کہ جیسے ہم اور تمام خواجگان علیہ الرحمۃ اسکا حق اور عظمت اور احتیاط بجالائے ہین تم بھی اسکا حق بجالاؤ تاکہ کل قیامت مین ہم روبرو حضرت خواجگان علیہ الرحمۃ کے اور روبرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے شرمندہ نہون اور تم بھی خجلت زدہ نہو دعاگو سر و قدم تسلیم بجالایا اور شکرانہ دوگانہ ادا کیا اور دعا مانگی حضرت خواجہ خواجگان علیہ الرحمۃ والغفران نے دعاگو کا ہاتھ پکڑا اور آسمان کیطرف سر اٹھا کے فرمایا کہ جاؤ تمکو خدائے تعالی کے سپرد کیا اور منزل گاہ عزت تک پہونچایا

اُسیوقت یہ بھی فرمایا کہ چار چیزین گوہر اور صل الاصول فقر کی ہین اوّل وہ درویش کہ درویشی مین
توانگری کرے دوسرے وہ بھوکا کہ سیر رہے اور صبر کرے تیسرے وہ غمگین کہ حالت غم مین شادمانی
کرے چوتھے وہ شخص کہ کوئی اُسکے ساتھ کیسی ہی دشمنی کرے وہ دوستی کرتا رہا۔ پھر فرمایا کہ ارباب محبت کا
ایسا مرتبہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کہ رات کو نماز پڑھتے تھے تو جواب دے کہ مجکو اتنی فراغت طواف ملکوت سے
نہ تھی مین وہان گھوم رہا تھا اور جہان کہین کوئی اُفتادہ اور درماندہ پایا اُس کی دستگیری کرتا تھا
جب حضرت خواجہ ادام اللہ تقواہ نے یہ فوائد تمام فرمائے اُسوقت دعاگو یہ چاہتا تھا کہ قدمون پر سر
رکھے کہ حضور نے فاتحہ پڑھی اور فرمایا کہ جاؤ فی امان اللہ جہان جاؤ اور جہان رہو مرد راہ رہو والسلام
دعاگو تسلیم بجا لایا اور رخصت ہوا بعد طے مسافت دہلی مین حاضر ہوا اور وہین سکونت اختیار کی
چنانچہ چند ہی روز مین تمام عالم نے دعاگو کی طرف رجوع کی اور استفاضہ کیا چالیس روز نزول دہلی سے
دعاگو کو نہین گذرے تھے کہ قاصد آیا اور یہ خبر لایا کہ بعد تمھارے روانہ ہونیکے بیس روز تک حضرت
خواجہ علیہ الرحمۃ والغفران بقید حیات رہے۔ اِسکے بعد رحمت حق کے ساتھ واصل ہو گئے اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اِس دعاگو کو اِسکا از حد رنج اور قلق ہوا اور اُسی رات اُسی صدمہ مین دعاگو
کو مصلے پر کسیقدر غنودگی آگئی تو جمالِ جہان آرا حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ والغفران کا دیکھا کہ نیچے عرش معلے
کے کھڑے ہین۔ دعاگو نے قدمون پر سر رکھ کر عرض کیا اور وہان کا حال استفسار کیا فرمایا
کہ خدائے تعالیٰ نے مجکو بخشدیا۔ اور کروبیان ساکنان عرش کے قریب میرا مقام مقرر فرمایا اور حکم
ہوا کہ یہین رہا کرو وہ علوم و فوائد سلوک یہ ہین جن کو اس مجموعہ مین مین نے جمع کیا الحمد للہ علیٰ ذٰلک

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد وآلہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ اجمعین امّا بعد در زمان خیر و
برکت مین کتاب مستطاب اسرار العارفین حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب
کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵) باہتمام نیازمند حاجی محمد شفیع غفرلہ اللہ الواہب ماہ ربیع الاول
۱۳۶۰ھ ہجری مطابق ماہ اپریل ۱۹۴۱ء عیسوی
مین طبع ہوئی